



چودھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۳۱۹ ہجری بروز سوموار

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۶	وقفہ سوالات	۲
۶۲	رخصت کی درخواستیں	۳
۶۷	تحریک التواء منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل	۴
۶۹	مشترکہ تحریک التواء منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل مصطفیٰ ترین	۵
۷۱	مشترکہ تحریک التواء منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل مصطفیٰ ترین	۶
۸۴	زیرو آور	۷
۹۵	بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ	۸
۹۵	بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ خضدار کے سنڈیکیٹ کے لئے دو ممبران کا انتخاب	۹

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۴۱۹ ہجری بروز سوموار  
یوقت گیارہ بجے دس منٹ پر زیر صدارت جناب میر عبدالجبار خان اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی  
ہال کویٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ از  
مولانا عبدالستین اخواندزادہ  
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُوْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ  
وَلِیَقِیْمُوْنَ الصَّلٰوَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۗ وَالَّذِیْنَ یُوْمِنُوْنَ بِمَا اُنزِلَ  
اِلَیْکَ وَمَا اُنزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ یُوقِنُوْنَ ۗ

ترجمہ - یہ الف لام میم ہے یہ کتاب الہی ہے اس کے کتاب الہی ہونے میں کوئی شک  
نہیں ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو غیب میں رہتے ایمان  
لائے نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وَا  
علینا الابلاغ

جناب اسپیکر: جزاک اللہ

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم

## وقفہ سوالات

\* ۳۹۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر کیو، ڈی، اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

الف) محکمہ ڈی اے اور اس سے منسلک محکموں رازروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل مسفہر گریڈر بلڈوزرز اور رگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی باے ایساگ۔

اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

ب) (ب) جزو (ب) میں مزکورہ مدت کے دوران مزکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایکڑر کلو میٹر مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر کیو ڈی اے

تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حالت اور کام کی تفصیل

قسم مشینری

مور نمبر ۹۷-۱۲۔ اکوٹا وغیرہ ڈولوائے کے بعد

گریڈر ایک عدد

ال روڈ ہو اور صرف کیو، ڈی اے کی محتو ہاؤسنگ

اسکیم پر استعمال ہوا۔

نیوٹرک اڈہ پر کام کے دوران مری قبائل

بلڈوزر ایک عدد

نے قبضہ میں لے لیا۔ F.I. R. متعلقہ پولیس اسٹیشن

میں درج کروائی گئی ہے تا حال دستیاب نہیں ہو سکا ہے

ٹریکٹر

دو عدد

ایک عدد صحیح ٹریکٹر کیوڈی اے سکیموں کی صفائی اور  
ناجائز تجاوزات ہٹانے کے لئے استعمال ہوں اور دوسرا  
خراب ٹریکٹر کی نیلامی کا کیس تیار کیا گیا ہے جو عرصہ  
دراز سے ناکارہ کیوڈی اے سنور میں کھڑا کر دیا گیا ہے۔

کوئی نہیں

رگ مشین

چار عدد

دو خراب روڈ رولروں کی بذریعہ کھلی نیلامی عام نیلامی  
ہو گئیں۔ تیسری صحیح رولرا اجتماع کوئٹہ میں ایک دن  
استعمال ہوا مبلغ = ۸۰۰/ روپے کرایہ اور

چوتھی واہبیری رولر تقریباً بیچ مہینہ مبلغ = ۱۲,۰۰۰/

روپے فی مہینہ

کے حساب سے سریاب روڈ کوئٹہ پر ٹھیکہ دار کے کام پر

استعمال ہوں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر تین سو نواے کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہے  
تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب صفحہ تین پر آئیٹم دو یہ ابھی تک آپ کا بلڈ رولزر

قابل لے گئے ہیں مری قابل ابھی تک آپ نے اس کو برآمد نہیں کیا ہے وجوہات کیا ہیں؟

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: یہ بات صحیح ہے کہ ابھی تک وہ ریکورس میں ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کی وجوہات کیا ہیں؟

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا یہ سوال دوسری دفعہ آ رہا

ہے کہ اس میں زیادہ سیاسی مسائل انوالو ہیں تو ابھی کو شش کر رہے ہیں آج ڈی سی سے بات ہوئی

ہے اس نے کہا کہ انشاء اللہ ہم کو شش کر لیں گے اس کو لائیں

جناب اسپیکر: کہتے ہیں کہ کوشش کر رہے ہیں برآمد کر لیں گے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا سیاسی مسائل تو سیاسی طور پر حل کئے جاسکتے ہیں اگر سیاسی مسائل ہیں نہیں تو اور کوئی مسائل ہیں تو حل کریں۔

جناب اسپیکر: کہتے ہیں وہ سیاسی مسائل بھی حل کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال سردار اختر مینگل صاحب کا ہے۔

\* ۵۳۰ سردار اختر جان مینگل

کیا وزی ریوڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

فروری ۱۹۹۷ء تا حال نیاٹرک و بس اڈہ میں کل کتنے افراد کو دکات الاٹ کئے گئے ہیں؟ الاٹ شدہ افراد کے نام اضلاع، الاٹوں کی جانب سے دی گئی پیشگی رقم و دیگر مواد کی تفصیل دی جائے؟

وزیر کیوڈی اے

نیاٹک اڈہ میں فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال کوئی الاٹمنٹ نہیں ہوئی ہے۔

نیاٹرک اڈہ میں مندرجہ ذیل افراد کو دکات الاٹ کئے گئے ہیں۔ الاٹ شدہ افراد کے نام اضلاع، الاٹوں کی جانب سے دی گئی پیشگی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام الاٹی	ضلع	پیشگی رقم کی تفصیل	کیفیت
خلیل	خضدار	=/۵۰،۷۰۰ روپے	رقم وصول شدہ
محمد یوسف	ثوب	=/۵۰،۷۰۰ روپے	رقم وصول شدہ
رحمت اللہ	قلعہ عبداللہ	=/۲۷،۰۰۰ روپے	رقم وصول شدہ

محمد ظاہر	لور الائی	۲۷,۰۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
حاجی نادر خان	قلعہ عبد اللہ	۲۷,۰۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
حاجی نیاز محمد	قلعہ سیف اللہ	۲۷,۰۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
عبد الغفار	ثوب	۲۷,۰۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
نصیب اللہ	کوئٹہ	۲۷,۰۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
محمد اسماعیل	کوئٹہ	۶۳,۹۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
سعید احمد	کوئٹہ	۵۰,۷۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
حاجی امان اللہ	پشین	۶۵,۳۰۰/=	روپے	رقم وصول شدہ
رحمت اللہ	قلعہ عبد اللہ	۶۳,۵۶۶/=	روپے	رقم وصول شدہ
محمد انور	قلعہ عبد اللہ	۲۷,۷۰۰/=		رقم وصول شدہ
عبد النافع	قلعہ عبد اللہ	۳۶,۸۰۰/=		رقم وصول شدہ
حسین علی	کوئٹہ	۲۷,۰۰۰/=		رقم وصول شدہ
عبد القادر	قلعہ عبد اللہ	۵۰,۷۰۰/=		رقم وصول شدہ
محمد ظریف	قلعہ عبد اللہ	۵۰,۷۰۰/=		رقم وصول شدہ
عبد اللہ جان	کوئٹہ	۶۵,۳۰۰/=		رقم وصول شدہ
احسان اللہ	پشین	۵۰,۷۰۰/=		رقم وصول شدہ
محمد حنیف	کوئٹہ	۵۰,۷۰۰/=		رقم وصول شدہ
حمید اللہ	کوئٹہ	۵۰,۷۰۰/=		رقم وصول شدہ
خالد منظور	کوئٹہ	۵۰,۷۰۰/=		رقم وصول شدہ
محمد مشتاق	کوئٹہ	۵۸,۲۰۰/=		رقم وصول شدہ
محمد عارف جاوید	کوئٹہ	۵۸,۲۰۰/=		رقم وصول شدہ
محمد عارف	کوئٹہ	۵۸,۲۰۰/=		رقم وصول شدہ

رقم وصول شدہ	۵۸,۲۰۰/=	کوئٹہ	زین العابدین
رقم وصول شدہ	۵۶,۹۲۵/= روپے	کوئٹہ	عاصم شہزاد
رقم وصول شدہ	۵۸,۲۰۰/= روپے	کوئٹہ	محمد علی
رقم وصول شدہ	۵۱,۷۵۰/= روپے	پکھی	سعد اللہ
رقم وصول شدہ	۷۷,۵۵۰/= روپے	کوئٹہ	شیر احمد
رقم وصول شدہ	۷۷,۵۵۰/= روپے	پکھی	خان محمد
رقم وصول شدہ	۶۵,۳۰۰/= روپے	کوئٹہ	جمہ خان
رقم وصول شدہ	۵۸,۲۰۰/= روپے	کوئٹہ	سعد اللہ
رقم وصول شدہ	۵۰,۷۰۰/= روپے	کوئٹہ	روؤف
رقم وصول شدہ	۶۵,۳۰۰/= روپے	کوئٹہ	مولا بخش
رقم وصول شدہ	۵۰,۷۰۰/= روپے	کوئٹہ	رمضان
رقم وصول شدہ	۵۱,۷۵۰/= روپے	کوئٹہ	گوہر
۱۰ جنوری ۱۹۹۹ء تک	۵۱,۷۵۰/= روپے	کوئٹہ	عبدالرزاق
رقم جمع کرنے کی مہلت دی گئی ہے۔			
۱۰ جنوری ۱۹۹۹ء تک	۵۱,۷۵۰/= روپے	کوئٹہ	فخر الدین
جمع کرنے کی مہلت دی گئی ہے			لورالائی
وصول شدہ	۲۵,۳۰۰/= روپے	کوئٹہ	محمد قاسم
وصول شدہ	۲۷,۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	جمیل الرحمن
وصول شدہ	۲۵,۳۰۰/= روپے	کوئٹہ	حاجی محمد مسن
وصول شدہ	۲۳,۹۰۰/= روپے	کوئٹہ	محمد اسلم

وصول شدہ	۲۵،۴۰۰/= روپے	کوئٹہ	بشیر احمد
وصول شدہ	۵۰،۶۰۰/= روپے	سبی	حافظ زین الدین
وصول شدہ	۸۶،۰۱۶/= روپے	سبی	خان گل
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	ثوب	شمس الدین
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	عبدالمتین
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	عبدالسلام
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	پشین	حبیب شاہ
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	عبدالہادی
وصول شدہ	۵۰،۶۰۰/= روپے	کوئٹہ	محمد یوسف
وصول شدہ	۵۱،۶۵۰/= روپے	پشین	نور علی
۱۰ جنوری ۱۹۹۹ء تک	۵۰،۶۰۰/= روپے	زیارت	احسان اللہ

مہلت دی گئی ہے

وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	قلعہ یوسف	عبدالپکار خان
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	نصیب اللہ
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	پشین	منظور احمد
۱۰ جنوری ۱۹۹۹ء تک	۷،۰۰۰/= روپے	لورالائی	نصیر الدین

مہلت دی گئی ہے

وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	روزی خان
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	پشین	غلام دستگیر
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	ثوب	محبوب الرحمن
وصول شدہ	۷،۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	عبدالحمز
۱۰ جنوری ۱۹۹۹ء تک	۷،۰۰۰/= روپے	کوئٹہ	عبدالسلام



ووصول شدہ	=/۲۷,۰۰۰ روپے	ہدایت اللہ کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۷,۰۰۰ روپے	ڈاکٹر نیاز محمد کوئٹہ
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۲۷,۰۰۰ روپے	عالم رفیق رانا کوئٹہ
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۲۷,۰۰۰ روپے	نور محمد کوئٹہ
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۲۷,۰۰۰ روپے	خادم حسین کوئٹہ
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۲۷,۰۰۰ روپے	محمد علی کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۷,۰۰۰ روپے	حضرت علی جان پشین
ووصول شدہ	=/۲۷,۰۰۰ روپے	حاجی میر حسن محمد حسنی کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۷,۰۰۰ روپے	بیاد الدین مینگل چاغی
ووصول شدہ	=/۲۷,۰۰۰ روپے	چوہدری محمد عارف کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	ظفر اللہ کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	غلام قادر کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	عبدالظاہر کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	محمد طارق لورالائی
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	شازیہ یاسمین کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	میر حاجی جمعہ خان چاغی
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	بلال منیر کوئٹہ
ووصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	عبدالجبار کوئٹہ

۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے وصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	کوئٹہ	مبارک علی خاں
۱۰ جنوری تک مہلت دی گئی ہے وصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	کوئٹہ	عبدالرسول
۱۰ جنوری تک مہلت دی گئی ہے وصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	کوئٹہ	محمد یونس
۱۰ جنوری تک مہلت دی گئی ہے وصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	کوئٹہ	میر عطا محمد بنگلہ کی
۱۰ جنوری تک مہلت وصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	زیارت	عزیز احمد
۱۰ جنوری تک مہلت وصول شدہ	=/۲۵,۲۰۰ روپے	کوئٹہ	ولی جان
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۲۷,۰۰۰ روپے	مستونگ	غلام حیدر
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۵۰,۷۰۰ روپے	پشین	حاجی حقدار
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۵۰,۷۰۰ روپے	قلعہ عبداللہ	عبدالمجید
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۵۰,۷۰۰ روپے	کوئٹہ	عطاء اللہ
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۵۰,۷۰۰ روپے	کوئٹہ	غازی خان
۱۰ جنوری تک کی مہلت دی گئی ہے	=/۵۰,۷۰۰ روپے	قلعہ عبداللہ	عطا محمد
۱۰ جنوری تک کی مہلت	=/۵۰,۷۰۰ روپے	پشین	اختر محمد

دی گئی ہے			
۱۰ جنوری تک کی مہلت	=/۵۰،۷۰۰ روپے	قلعہ عبداللہ	حاجی عبدالغفور
دی گئی ہے			
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	مستونگ	میاں خان
	=/۲۷،۷۰۰ روپے	قات	محمود خان
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	سبی	چندو خان
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	جعفر آباد	مراد بخش
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	سبی	عبدالواحد
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	نصیر آباد	محمد علی
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	مستونگ	شہیر احمد
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	چاغی	رضامحمد
	=/۵۰،۷۰۰ روپے	گوار	عبدالستار
	=/۲۷،۷۰۰ روپے	پشین	سید حبیب اللہ

جناب اسپیکر: سوال نمبر پانچ سو تینس سردار محمد اختر مینگل کا ہے کوئی صاحب دریافت فرمائیں یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی ممبر صاحب اس سو ۳ ال کو دریافت کروکتا ہے اس کے علی ہاف پر کوئی پوچھ سکتا ہے اور جواب دیا جاسکتا ہے اور ضمنی سوال پوچھے جاسکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس کو ملتوی کیا جائے وہ شاید اس پر ضمنی سوال کرنا چاہئے ہوں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: اس کو پڑھا ہو تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس پر میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ پوچھا گیا ہے کہ

نام اور ان کے پورے مواد جناب اس میں والدین کے نام نہیں دئے ہیں آپ ان کی ولدیت اور صحیح شناختی کارڈ آپ یہاں ریکارڈ پر رکھ سکیں؟

مولانا امیر زمان سینئر : جناب والا جہاں تک سوال کا تعلق ہے یہ اس میں نہیں ہے سوال میں اس طرح لکھا گیا ہے کہ اس اڈے میں کل کتنے افراد کو دوکانیں لائٹ کی گئی ہیں۔ لائٹ شدہ افراد کے نام اضلاع اور لائٹوں کی طرف سے دی گئی پیشگی رقم، یہ مواد کی تفصیل وہ تو یہاں پر موجود ہے اگر اس کے علاوہ معزز رکن اور کوئی تفصیل چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہم انشاء اللہ تیار ہیں ہم دے سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب مواد سے مطلب ان کی مکمل-identifica- tion ایسے کرنا منسٹر صاحبان کا کہ آپ نے نام دیا یہ نام تو صوبے میں ہزاروں لوگوں کا نام ہے نام کے معنی؟

جناب اسپیکر : نام سے مطلب نام ہی ہوتا ہے نام سے مطلب مکمل کوائف نہیں ہوتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : دیگر مواد اس کا مقصد اس کی پوری شناخت ہمیں دے دیں۔ یہ الفاظ ہیں۔

جناب اسپیکر : لائٹ شدہ افراد کے نام اضلاع اور لائٹوں کی جانب سے دی گئی پیشگی رقم اور دیگر مواد۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : مواد سے مطلب ہی مکمل کوائف ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر : مواد کا کیا مطلب ہے؟

جناب اسپیکر: مواد سے مطلب ان کے مکمل کو ایف اور کوئی چیز وصول ہوئی یا نہیں ہوئی ہے اگر نہیں ہوئی تو کیوں نہیں ہوئی مواد کی تشریح کریں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: وہ سارے اضلاع کے نام بھی جو وصول ہوئے ہیں نہیں ہوئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کے نام ان کی ولدیت ان کے شناختی کارڈ دیئے جائیں یہ مواد ہے۔

جناب اسپیکر: اس کے لئے آپ فریش سوال الائنس سیدھی بات ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا with due respect آپ ان کو ویسے ہی چھوٹ دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل جو سوال پوچھا گیا ہے اس کا جواب آپ کے پاس آیا ہے اب دیگر مواد کی تفصیل چاہتے ہیں تو وہ نئے سوال کے ذریعے پوچھیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا بہر صورت آپ کی رولنگ سے ورنہ یہ جو ہے اصولاً آپ نے یہ ان ڈیویژن کو چھوٹ دیا ہے نہیں کہنا چاہئے اس میں ضمنی سوال ہے کہ آپ نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے یہ جو الٹ منٹ کئے ہیں اس کے لئے جو آپ کے پاس بارہ ہزار appli-cants تھے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بارہ ہزار Applicants تھے اس میں آپ نے کیا طریقہ کیا معیار اختیار کیا کہ اس میں آپ نے کل ایک سو چوبیس لوگوں کو دیئے۔

جناب اسپیکر: جی جناب وہ کیا طریقہ کار اختیار کیا کہ فرماتے ہیں اس کے تحت آپ نے

ایک سوچو بیس لوگوں کو دئے مولانا امیر زمان : جناب اسپیکر اس میں کچھ اس طرح وہ ناس کے زرے سے میں نے الاٹ کیا اس طرح کوئی ۷۲ دکانیں ہیں کہ وہ الاٹمنٹ کمیٹی نے الاٹ کئے ہیں اس میں بھی بہت سے درخواستیں پھر اس میں الاٹ منٹ کمیٹی بیٹھ کر کچھ جو ہوا سکے معیارہ وغیرہ۔

جناب اسپیکر : نہیں مولانا صاحب رحیم کہہ رہا ہے کہ کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : میں تو یہی کہتا ہوں جناب والا معیار بتادیں ایک تو ناس تھا وہ تو کوئی سات سو یا کتنے تھے آپ نے قرعہ اندازی کی اس میں بھی آپ نے غلط کیا اس میں ۷۰ سیریل نمبر ہے ایک دوسرے کے بعد consecutively آپ نے قرعہ اندازی میں نکالے آپ نے ذیاتی کی لیکن اس کے علاوہ یہ ۷۲ ہے ان ۷۲ میں ابھی جو ہے ۱۲۴ یہ جو ہے آپ کی کمیٹی ہے ہمارا اعتراض آپ کی کمیٹی نے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا؟

مولانا امیر زمان : جناب اسپیکر : میں نے کہا تھا ایک تو میں نے کہا تھا کہ ناس کے زرے لے ہو گئے دوسرا کمیٹی کو لوگوں نے درخواستیں دیں اس میں کچھ اس طرح ہے اس میں ٹرک اونرز ایسوسی ایشن جو الے ہے کچھ وہاں پہ باقی یونین ہے جو کہ باڑی والے ہے یا مختلف قسم کے ہیں کچھ اس کو دے دیں اور ایسے میرے خیال میں کوئی پندرہ دکانیں ہیں وہ کمیٹی نے مختلف لوگوں کو الاٹ کئے ہیں اور کچھ باقاعدہ طور پر وہ جو یونین ہے ان کو الاٹ کیا گیا ہے اب اس میں اگر خان صاحب کو کچھ شک ہے کہ اس میں کوئی گھپلا ہو گیا ہو وہ نشاندہی کریں گے انشاء اللہ خان صاحب کے وہ دور کر لینگے۔

جناب اسپیکر : کہتا ہے اگر کوئی گھپلا ہوا ہے آپ نشاندہی کریں اس کو صحیح کر دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : گھپلا سامنے ہے جناب والا کوئی طریقہ کار نہیں وہاں بیٹھ کے ۷۲ دکانیں آپس میں بانٹ لیں دس اس کے پندرہ اس کے اور ان کو تقسیم کر کے دے دیا

ٹرک اڈے والوں کو درمیان میں سے تیس دے دیا

مولانا امیر زمان : نہ نہ اس طرح نہیں جناب

سینئر وزیر عبدالرحیم خان مندوخیل : یہی بات ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں نہیں جناب اسپیکر اس طرح نہیں ہے ٹرک اونرز

ایسوسی ایٹن کے علیحدہ اس میں کباڑی کے لے علیحدہ ہے باقی یونین کے علیحدہ ہے یہ سب جو یہاں سے لوگوں کو سفت کرنا تھا وہاں پہ تو اس لئے وہ ٹرک یونین والوں کا الگ مطالبہ تھا اور کباڑی والوں کا الگ مطالبہ تھا تڑہ والوں کا الگ مطالبہ تھا اب بھی جو شفٹ ہو رہے ہیں اس میں یہی وہ مسئلہ چل رہے ہیں اب یونین والوں کے ساتھ مزا کرات چل رہے ہیں تو مزا کرات کے سلسلے میں اس کو اگر کچھ دیا گیا ہے وہ تو الگ ہے لیکن اس طرح ہے باقاعدہ کمیٹی والوں نے ہمدربانٹ کے درمیان میں کمیٹی کے کسی کے نام پہ بھی دکان نہیں ہے یہ بھی کمیٹی کرتا ہوں لیکن اس طرح ہے کہ کمیٹی والوں کو اگر کسی نے درخواست دی ہے اور انہوں نے سفارش کر کے الاٹمنٹ کی ہے یہ میں مانتا ہوں اور کمیٹی حکومت بلوچستان نے بنایا ہے یہ بھی نہیں ہے کہ کیو۔ ڈی۔ اے نے بنایا ہے نہ کیو۔ ڈی۔ اے اور نہ اس کے چیئرمین نے بنایا ہے حکومت بلوچستان اور وزیر اعلیٰ نے وہ کمیٹی بنائی ہے ہائی لیول کمیٹی اس کمیٹی نے الاٹمنٹ کی ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا مسئلہ کمیٹی کا کہ کمیٹی نے ہمدربانٹ کیا ہے

قواعد کے خلاف یعنی کمیٹی نے کوئی proper معیار نہیں رکھا اور ابھی آپ ذرا یہ لسٹ منگوائے کہ آپ دیکھیں گے کہ اسکے عزیز واقارب یا دوست ان کو ملے ہیں

جناب اسپیکر : آپ اس کی نشاندہی کریں جناب

عبدالرحیم خان مندوخیل : اسی لئے تو نام نہیں دے رہے ہیں آپ اندازہ لگائے

آدمی کا نام ہے اور باپ کا نام نہیں ہے شناخت نہیں ہے کہاں کا ہے

جناب اسپیکر: مولانا صاحب نے بڑا واضح فرمایا کہ ہم نے criteria یہ رکھا کہ ٹرانسپورٹ والوں کو علیحدہ دیکھا ہے ریڑھی والوں کو علیحدہ دیکھا ہم نے فلاں کو علیحدہ دیکھا فلاں کو علیحدہ دیکھا ہے ہم نے اس نے یہ کہا تو اس کی جو ترجیحات مقرر کی اور ترجیحات کے بعد ایک کمیٹی جو کہ ایک باختیار کمیٹی تھی انہوں نے یہ الاٹمنٹ کئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی وہ پھر مارہ ہزار میں سے کیسے نکالے بارہ ہزار Ap-  
plicants ہیں آپ نے کیا طریقہ نکالا بارہ ہزار Applicants میں سے

جناب اسپیکر: مختلف categories تھیں نہ جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: بارہ ہزار میں سے آپ نے یہ کیسے یہ کیا کہ کوالیفائیڈ ہے اور یہ نہیں ہے بارہ ہزار لوگوں نے پیش کش کی ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کا وہ بالکل وٹامن اور قرعہ اندازی اور وہ بھی اوپن شفاف طریقے سے ہونی چاہئے دنیا کے سامنے Applicants کے سامنے انہوں نے وہاں بیٹھ کے اندر کہہ دیا کہ ابھی یہ جو نیماہانہ بنا لیا کہ جی کچھ ریڑھی والوں کو کچھ بارہ ہزار میں ریڑھی والا بھی آئے گا کمانڈر بھی آئے گا دوسرے ضلعوں کا آدمی بھی آئے گا اس کو تو آپ بہانہ بنا سکتے ہو لیکن یہ چوائس کیسے کیا کہ یہ کوالیفائیڈ ہے بمقابلہ اس کے یہ ریڑھی والا کوالیفائیڈ ہے بمقابلہ اس کے یہ آپ نے کیسے کئے۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: جناب اسپیکر مسئلہ اس طرح ہے کہ یہ بات ایک جو بارہ ہزار درخواستوں کی بات کر رہے ہیں اس پہ باقاعدہ طور پہ ٹاس ہو گیا جہاں تک بارہ ہزار کی بات ہے اور جہاں تک ۷۶ کی بات کر رہے ہیں ۷۶ وہ ہے جو الاٹمنٹ کمیٹی نے باقاعدہ طور پہ ٹاس کر دیئے اور اتنے دکانیں جو ہیں وہ ہم رکھ لیں گے وہ اڈہ اور تھڑہ والوں کے لئے اتنی ہم رکھ دیں گے ٹرک اور ایسوسی ایشن والوں کے لئے اور اتنی ہم رقم دیں گے اور جہاں تک خان صاحب کا یہ سوال

ہے کہ ادھر نام نہیں دیا گیا ہے اس لئے اقرہ پروری سے ہوا ہے اس میں نام بھی موجود ہے اور ولدیت بھی انشاء اللہ ادھر دیں بیٹے وہ باقاعدہ ۷۰ دکانیں الاٹمنٹ کمٹی نے الگ کر دی پھر اس میں اس طرح تقسیم کر دی ۷۰ میں سے اتنے اس کے ہونگے اتنے اس کے ہونگے اتنا اس کا حصہ ہوگا جیسا کہ لکھ یہ جو باقی ہے اس میں بھی اسی طرح کے ہے تو یہ نہیں ہے کہ وہ بارہ ہزار درخواستوں میں ہم نے ۷۰ دکانیں نامونیٹ کی ہیں نہ بارہ ہزار الگ ہے اور یہ الگ ہے اس میں پھر جو درخواستیں ہیں اسکی تقسیم ہوئی ہے

جناب اسپیکر: شکر یہ جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ یہ کہتے ہیں the cat is out of the bage وہ بارہ ہزار جو Applicants ہے ان میں سے بھی نہیں ہے ایسی ہی وہاں نکال کر ۷۰ لوگوں کو دی

جناب اسپیکر: ایسے کوئی ہمت کریں نہ جی آپ

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو وہ تسلیم کر لیا کہ بارہ ہزار میں جنہوں نے درخواست دی ہے ان کو consider ہی نہیں کیا گیا

جناب اسپیکر: قرعہ اندازی کی گئی ہے نہ جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں قرعہ اندازی وہ جو سات سو تھے وہ پہلے کے بارہ ہزار درخواست پڑی ہوئی ہیں تاکہ نام ہیں اس کے علاوہ ابھی ۷۰ لوگوں کی اپنی پسند کے انہوں نے دیے اور یہی لفظ استعمال کریں یہی تو وہ تسلیم کر رہے ہیں اسی لئے ہمارا مطالبہ ہے جناب اسپیکر کہ اس پہ انکو آری اسمبلی میں بنائی جائے اور نمبر دو

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ سات سو دکانوں کے

لئے بارہ ہزار در خواستیں جمع ہو گئی ہیں اب ایک اس کے ساتھ کیوں لگا رہا ہے ایک یہ ہے یہ ان کی چاہت ہے کہ ضرور میں نے اس طرح کرنا ہے میں کہتا ہوں سات سو دکانوں کے لئے بارہ ہزار در خواستیں جمع ہو گئیں بینک میں جمع ہوئی پیسے بھی بینک میں جمع ہوئے کمیٹی بھی گورنمنٹ آف بلوچستان نے بنائی ہے وہ سات سو سے الگ ۷۰ دکانیں کمیٹی نے رکھ دی ہیں یہاں پہ جو یونین ہے یعنی عام لوگوں سے ہٹ کر ادھر جو یونینز ہے اس کو کس طرح ہے یہ جو چھپا رہے یہاں گھرے پہ کام کرتے ہیں اس کے کیا کریں وہ ۷۰ الگ رکھ دیں پھر وہ ۷۰ آدمیوں کے بھی پیسے بینک میں جمع ہوئے ہیں باقی پیسے بھی بینک میں جمع ہوئے فیس لٹھی وہاں جمع ہوگی فارم بھی وہاں سے جمع کئے گئے سب کچھ وہاں سے کئے گئے نہ کیو۔ ڈی۔ اے۔ کی اس میں کوئی مداخلت ہے نہ متعلقہ چیئرمین کی اس میں مداخلت ہے صاف ستھر ۷۰ الگ ہے سات سو الگ ہے سات سو پہ قرضہ اندازی ہوئی ہے ۷۰ کے درمیان ٹرک اور ز ایسوسی ایشن اور باقی تنظیموں کے درمیان تقسیم کیا گیا ہے اس طرح کیا ہے اگر اس میں معلومات چاہتے تو اس کے علاوہ بھی ہم ثبوت دے سکتے ہیں اگر میرے کچھ بھی ثابت ہوئے تو میں ذمہ دار ہوں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ۷۶ وہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ کسی بھی پر نپل کے خلاف کسی پر نپل کے مطابق بھی انہیں نہیں منگوا گیا یعنی اس کو کس طرح انہوں نے advertise کیا۔

سعید احمد ہاشمی وزیر: جناب اسپیکر یہ مسئلہ ذرہ لمبا ہوتا جا رہا ہے اس کا کچھ وضاحت میں کردوں کہ administration نے جو موجودہ اڈہ تھا وہاں جو موجودہ دکاندار ان کی پوری تفصیل بنائی کہ کون کون بیٹھا ہوا ہے اسٹیئر پارٹ والا کون ٹائر میں کر رہا ہے جیسے مولانا صاحب کہہ رہے ہے ٹرک ایسوسی ایشن کی بھی یونین ہے ان کے ساتھ بھی کیا گیا اور ابھی میرا خیال میں کوہ ڈیڑھ سو ایسے ہے جو یہاں تھے ان کی لسٹ بنائی گئی اور انکو پہلا حقدار قرار دیا گیا جو موجود تھی دائیں ان میں اسٹیئر پارٹ والوں کی بھی یونین ہے جیسے مولانا صاحب کہہ رہے ہے ٹرک ایسوسی

ایشن کی بھی یونین ہے ان کے ساتھ بھی کیا گیا اور ابھی میرا خیال میں کوئی ڈیزھ سوایسے ہے جو یہاں تھے ان کو اب وہاں الٹ ہونی ہے اس کے بعد پھر آئیگی یہ عام درخواستیں جس میں میں بھی دے سکتا ہوں رحیم صاحب جی بھی دے سکتے ہے کوئی اور دوسرا بھی دے سکتا ہے پہلا حق انکا ہے administration ہیڈ مسٹریشن میں مکمل کام کیا ہوا ہے اور یہ کمیٹی جو ہے یہ اسی مقصد کے لئے ہے جن کا پہلا حق ہے ان کو الٹ کر دی جائے ج و باقی پچھی ہے وہ قرعہ اندازی سے صاحب اس کو درست کریں گے۔

جناب اسپیکر : Thank You very much بہت بہت شکر یہ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : دیکھئے میں یہ عرض کر رہا ہوں یہ جو آپ فرما رہے ہے ابھی Explanation اور آپ دے رہے ہے کہ یہ رٹک اڈے میں جو لوگ تھے اب اس کا ہاتھ میں جس طرح طلب کیا ہے وہ آپ دے سکتے ہیں کہ کس پریس میں آپ نے طلب کیا ہے کہ وہ اڈے والے Application دے دیں اور ہم اس کو

مولانا نصیب اللہ ڈپٹی اسپیکر : point of order جناب اسپیکر صاحب یہ ضمنی سوالات کتنے پوچھیں جاتے ہے

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : جناب اسپیکر صاحب میں اسی بات کی وضاحت کرونگا اس طرح ہے اسٹنٹ کمشنر نسیم لڑی کے سربراہی میں باقاعدہ طور پر ایک کمیٹی بنائی تھی وہ جو پہلے تقسیم کار ہوا ہے اس وقت بھی کرل ہاشم تھا کمشنر کو نیے اس کے سربراہی میں سارا انکوٹری ہوا تھا اور ابھی جو انکوٹری کچھ ہے یہ جو موجودہ نسیم لڑی کی سربراہی میں ہو گئی ہے اس کے بعد پھر وہ ڈی سی نے verified کروا یا ڈی سی کے verified ہونے کے بعد پھر کمشنر نے verified کر دیا پھر اس کے بعد یہ کیو۔ ڈی۔ اے کے پاس گئے ہیں اس کے بعد پھر یہ تفصیل سامنے آئی ہے اور وہ درخواست بھی ان لوگوں نے جمع کی میں گزارش کرونگا ابھی جو کچھ دکانیں

جی ہیں ان پر دوبارہ انکوائری ہو پھر اس انکوائری پہ کسی نے اعتراض کیا پھر میں بذات خود گیا انکوائری کے لئے ڈی۔ سی میرے ساتھ کیو۔ ڈی اے کے لوگ میرے ساتھ تھے میں خود گیا وہاں پہ میں نے انکوائری کی وہاں بارے میں رپورٹ پھر verified کر کے ڈی۔ سی اور کمشنر وغیرہ تو وہاں پہ آئی ہیں جو بھی تجاویز انتظامیہ وغیرہ نے مرتب کی ہے اس کے مطابق کام الاٹمنٹ کمیٹی کروا رہا ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** تو یعنی یہ ریکارڈ آپ دے سکتے ہیں؟

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** وہ ہم بر ملا دے سکتے ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** یہ کہ فلاں فلاں لوگوں کو اور فلاں اڈے سے ان کا یہ ریکارڈ آپ رکھیں گے ٹھیک ہے اور ان ناموں کے ساتھ tally کر کے وہ دینگے ٹھیک یہ جناب والا آپ ان کو ہدایت کر دیں کہ وہ پیش کریں

**جناب اسپیکر:** مولانا صاحب دینگے آپ کو تمام ریکارڈ جو آپ فرماتے ہیں۔ اگلا سوال

**سردار سترام سنگھ:** کیا وزیر کیو۔ ڈی۔ اے اراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمن ہاؤسنگ اسکیم اور کسٹم کالونی میں کیو۔ ڈی۔ اے کے پلاٹوں پر کچھ قابض لوگوں سے قبضہ چھڑانے کے بعد یہ پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ پلاٹ کن کن افراد کو کتنے فٹ کس ریٹ پر الاٹمنٹ کی گئی ہے نیز مذکورہ الاٹمنٹ کی بہت اشتہار اخبارات میں مشتہر کیا گیا ہے اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

**مولانا امیر زمان وزیر کیو، ڈی، اے**

چمن ہاؤسنگ اسکیم اور کسٹم کالونی کا ایریا بنیادی طور پر رہائشی ایریا کے طور پر بنیادی اسکیم پلان میں

شامل کیا گیا ہے جس پر کچھ لوگوں نے ناجائز قبضہ جمایا ایک لمبے عرصے تک کیس عدالت میں چلتا رہا آخر ہائی کورٹ نے کیو۔ ڈی۔ اے کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ چنانچہ کیو۔ ڈی۔ اے نے قبضہ خالی کرانے کے بعد اس زمین کو رہائشی پلاٹوں میں تقسیم کر دیا علاقے کی مناسبت اور پالیسی کے تحت یہ پلاٹ مختلف لوگوں کو الاٹ کر دیئے جن افراد کو یہ پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل راج ذیل ہے۔

سردار سترام سنگھ : سوال نمبر 538 ×

جناب اسپیکر : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال آپ کا ہو

سردار سترام سنگھ : جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پلاٹ جو ہے بند رہا کئے گئے ہیں ۲۵ روپے فٹ کے حساب سے وہاں پر ۴۰۰ روپے فٹ پلاٹ چل رہا ہے اور منسٹر صاحب نے لکھا ہے کہ اکا دکا چھ کچھے پلاٹ جو ہے وہ کیو۔ ڈی۔ اے الاٹ کرتے ہیں تو یہ تیس ہزار فٹ ہے چھ کچھے ہوتا ہے کوئی ۵۰۰ یا ۲۰۰ فٹ یہ تو تیس ہزار فٹ ہے جو ۲۵ روپے فٹ میں دیئے گئے ہے چار سو روپیہ فٹ وہاں بک رہا ہے

جناب اسپیکر : سوال کیا ہے آپ کا؟

سردار سترام سنگھ : سوال یہ ہے کہ بند رہا کئے گئے ہیں اور یہ جس میں نو ہزار پانچ سو اسی فٹ جو ہے یہ جو سابقہ کیو۔ ڈی اے کا ڈی۔ جی تھا یہ اسی نے اپنے لئے رکھے ہیں اور باقی آفس والے لوگوں کو دیئے گئے ہیں

جناب اسپیکر : سوال نہ ہوا آپ نے اسٹیٹ منٹ دے دیا نہ جی آپ کیا چاہتے ہیں غلط تقسیم

ہوا ہے؟

سردار سترام سنگھ : یہ غلط ہوئے ہیں

جناب اسپیکر: کہتے ہیں غلط الاٹمنٹ ہوئے ہیں؟

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: جناب اسپیکر گزارش میں نے یہ کرنا ہے کہ یہ مسئلہ آج بھی عدالت میں چل رہا ہے اگر معزز رکن اس پہ اتفاق کر لے جو بھی فیصلہ عدالت سے آجائے گا تو اس کے مطابق انشاء اللہ ہم دوبارہ اس کی وضاحت کر دیں گے اب کیونکہ وہاں already چل رہے ہیں چاہے وہ اچھے الاٹمنٹ ہو اسے یا غلط ہو اسے جو کچھ ہے

سردار سترام سنگھ: تو جناب اسپیکر عدالت میں کس قسم کا کیس زیر سماعت ہے یہی ریٹ پر یا غلط الاٹمنٹ پر کس قسم کا ہے

جناب اسپیکر: وہ اسی کا کہتے ہیں کہ الاٹمنٹ کے بارے میں عدالت میں کیس چل رہا ہے جی جناب عبدالرحیم خان سپلیمنٹری جی

عبدالرحیم خان من دو خیل: سپلیمنٹری یہ جس طرح جواب دیا ہے اس میں جواب جو دیا ہے نمبر ۲ پر صفحہ ۱۶ پر مجوزہ طریقہ کار کے مطابق ہر اسکیم کو شروع کرتے وقت لوگوں کو پلاٹ الاٹ کرنے کیلئے اشتہار دیا جاتا ہے لیکن اکا دکا چنے کچھے پلاٹوں کو حکومت بلوچستان کی طرف سے کیو۔ ڈی۔ اے کو تفویض اختیارات کے تحت الاٹ کیا جاتا ہے یعنی اب یہ اکا دکا چنے کچھے اس کی کیا definition ہے ہم کیسے معلوم کریں گے۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: اکا دکا کی میں وضاحت کرونگا وہ الاٹمنٹ کمیٹی باقاعدہ طور پہ اجازت لیتی ہے کہ یہاں پہ مثلاً ایک مکان ہے اس کا تھوڑا سا ۳-۴-۵ فٹ ایریا ہے جو جو روڈ سے ایک طرف ہے اب مناسب یہ ہے کہ وہ مکان والے کو ہم بتائیں گے کہ ہم الگ کسی کو الاٹ کریں اور مثلاً اس طرح کا ایک جگہ ہے کہ وہاں پہ وہ ہم نے روڈ پارک وغیرہ تھا وہ ختم کر دیا اب وہاں پہ ایک کھوکا وغیرہ بنانا چاہتے ہیں اسکے لئے اجازت یہ نہیں ہے کہ باقاعدہ مستقل پالیسی ہے یا

مستقل الاٹمنٹ ہوئی ہے ایسے لوگ مختلف جگہوں پہ چھوٹی چھوٹی جگہ اگر اس طرح ہے مثلاً کوئی نسوار کا کھوکا ہے یا کوئی سگریٹ کے لئے کھوکا ہے یا کوئی مثلاً موبائل کے لئے وہ باہر بیٹھتے ہے اس کے لئے جگہ الاٹ کرنا اس طرح کی اجازت دی ہے گزارش مریٰ یہ ہے یہاں چھوڑا ہے یا کم ہے سارا معاملہ اس وقت کورٹ میں زیر سماعت ہے تو مریٰ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کورٹ کے بعد جو بھی پوزیشن سامنے آجائے ہم آپ کے سامنے رکھ دینگے اور انشاء اللہ وضاحت کر دیں گے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات / اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران / اہلکاران کے نام، عمدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقاب تعیناتی، عمدہ اور ضلع رہائش کیا ہے نیز تبادلہ شدہ آفیسران / اہلکاران اپنے سابقہ اسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے تفصیل دی جائے؟

**میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت:** جواب صحیح ہے لہذا اسمبلی لا بھری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** سوال نمبر چار سو چورانوے کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا انہوں نے ایک جگہ تو اتنے لوگوں کو زیادہ ٹرانسفر کیا ہے تمام ڈیپارٹمنٹ کو اب اس کی کوئی وضاحت کر سکیں گے ایگری کلچر ایکشن میں۔ یعنی جناب والا ایک سے ایک سو چوتہر دو سو دو سو بیس ابھی تمام ڈیپارٹمنٹ کو ادھر ادھر کیا یعنی اگر ٹرانسفر کا کوئی جواز ہے کہ فلاں جگہ کمی یا کرپشن یا کوئی اور بات تو کوئی اور بات ہے اچھی گورنمنٹ کی لیکن یہ باقاعدہ تمام ڈیپارٹمنٹ کو۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمام ڈیپارٹمنٹ کو باقی چھوڑ کر جو اور باقی ہیں ان کو ایک مینے کے اندر اندر مختلف ٹرانسفر آپ نے کیا اس کا کوئی جواز ہے

آپ کے پاس کیا وجوہات ہیں؟

جناب اسپیکر: کہتے ہیں کہ ایک ماہ کے اندر بہت سے ٹرانسفر کئے گئے اس کی وجہ کیا ہے؟ میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت: میں اس کا یہ جواز پیش کر سکتا ہوں کہ ہمارے محکمہ زراعت میں دو اہم ونگ ریسرچ اور ایگکیشن ہیں گزشتہ مختلف ادوار میں مختلف وزرا صاحبان کے دور میں ان دونوں ڈیپارٹمنٹ کے جوائنر تھے ان کو مکس کیا گیا ریسرچ کی کیڈر کے لوگوں کو ایگکیشن میں لے گئے اور ایگکیشن والوں کو ریسرچ میں لے گئے تھے اور جن بے چاروں کا پروج یا سفارش نہیں تھا وہ بے چارے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے۔ جب ڈیپارٹمنٹ مجھے ملا تو میں نے یہ ضروری سمجھا کہ ہر ایک کو اپنے کیڈر میں بھیجوں مجھے ٹرانسفر اور پوسٹنگ کا اتنا شوق نہیں تھا لیکن یہ ڈیپارٹمنٹ کی ضرورت تھی یہ محکمے کی ضرورت تھی جب میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں محکمے کے اندر ریفرم لاؤں گا تو میں نے ضروری سمجھا کہ ہر آفیسر کو اس کی اپنی پوسٹ پر بھیج دوں ایک وجہ تو یہ تھی کہ میں ریسرچ اور ایگکیشن میں جو مکس اپ تھی وہ میں نے ختم کیا دوسرا یہ تھا کہ گریڈ چھ کے آدمی سترہ کی پوسٹوں پر بیٹھے تھے فیلڈ اسٹنٹ ایگری کلچر آفیسر کی پوسٹوں پر بیٹھے تھے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو نیئر اور سینئر کا لحاظ ختم کیا گیا تھا تو میں نے یہ کیا کہ سینئر لوگوں کو سینئر پوسٹوں پر لے گیا اور جو جو نیئر تھے ان کو اپنی جو نیئر پوسٹوں پر لے آیا اسی وجہ سے کچھ ضرورت سے زیادہ ٹرانسفر پوسٹنگ ہوئی ہے یہ میری خواہش نہیں تھی لیکن ڈیپارٹمنٹ کے ریفرم کے لئے میں نے یہ سب کچھ کیا۔

جناب اسپیکر: شکریہ بڑی مرہانی

عبدالرحیم خان مندوخیل: شکریہ

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری تا ۱۱ اگست ۱۹۹۸ء کی دوران صوبائی حکومت کی جانب

سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات ر اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟  
 (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور  
 اس سے منسلک محکمہ جات ر اداروں میں بھرتی کئے گئے آفسران ر اہلکاران کے نام ولدیت،  
 گریڈ، عمدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عمدہ سمعہ بھرتی  
 قانون و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے؟

نام	پلاٹ نمبر اور رقبہ	ریٹ فی مربع فٹ
فیس سبحان بی ۱۲۵	۱۹۸۰ مربع فٹ	۲۵ روپے
عبدالجلیل بی ۱۳۳	۳۰۱۰ مربع فٹ	۲۵ روپے
ملک محمد آصف کانسٹی بی ۱۱	۹۵۸۰ مربع فٹ	۲۵ روپے
محمد اسلم بی ۱۲۱	۱۵۰۴ مربع فٹ	۲۵ روپے
عبدالمالک بی ۱۲۲	۱۵۰۰ مربع فٹ	۲۵ روپے
الطاف حسین بی ۱۲۰	۲۴۸۴ مربع فٹ	۲۵ روپے
مسر شاہدہ بی ۱۲۶	۱۳۲۶ مربع فٹ	۲۵ روپے
ریاض احمد بی ۱۱۸	۲۰۸۰ مربع فٹ	۲۵ روپے
احسان اللہ بی ۱۱۹	۴۸۳۰ مربع فٹ	۲۵ روپے

۲۔ مجوزہ طریقہ کار کے مطابق ہر اسکیم کو شروع کرتے وقت لوگوں کو پلاٹ الاٹ کرنے کے  
 لئے اشتہار دیا جاتا ہے لیکن اکا دکا بچے کچے پلاٹوں کو حکومت بلوچستان کی طرف سے کیوڈی اے کو  
 تفویض کردہ اختیارات کے تحت الاٹ کئے جاتے ہیں۔

۳۔ مذکورہ پلاٹ کیو۔ ڈی۔ اے کی گورننگ باڈی کی مقرر کردہ قیمت و شرائط و ضوابط کے تحت  
 الاٹ کئے گئے ہیں مجوزہ پالیسی کے تحت رہائشی پلاٹ کنٹرول ریٹ پر الاٹ کئے جاتے ہیں یہاں  
 یہ لکھنا بے جا نہ ہو گا کہ یہ معاملہ پہلے ہی عدالت عالیہ کے زیر سماعت ہے۔

## میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت :

(الف) جی ہاں یہ درست ہے

(ب) دوران مذکورہ مدت ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء محکمہ ہذا میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

(الف) جی ہاں

(ب) مندرجہ ذیل آفیسران بذریعہ پبلک سروس کمیشن کوئٹہ زرعی کالج میں بھرتی ہوئے ہیں

نام اور ولدیت	گریڈ / عمدہ	جائے تعیناتی	رہائش
ہادی بخش	۷ ایکچجر	زرعی کالج کوئٹہ	اوستہ محمد
بشیر احمد ولد محمد عمر	۷ ایکچجر	زرعی کالج کوئٹہ	گوادر
عبدالرزاق ولد فقیر محمد	۷ ایکچجر	زرعی کالج کوئٹہ	قلات
نذر محمد ولد جان محمد	۷ ایکچجر	زرعی کالج کوئٹہ	بارکھان
روشن مسیح ولد عبدال مسیح	اسوئپر	زرعی کالج کوئٹہ	کوئٹہ

(والد کے جگہ پر) الاٹ کئے جاتے ہیں۔

۳۔ مذکورہ پلاٹ کیو۔ ڈی۔ اے کی گورننگ باڈی کی مقرر کردہ قیمت و شرائط و ضوابط کے تحت الاٹ کئے گئے ہیں مجوزہ پالیسی کے تحت رہائشی پلاٹ کنٹرول ریٹ پر الاٹ کئے جاتے ہیں یہاں یہ لکھنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ معاملہ پہلے ہی عدالت عالیہ کے زیر سماعت ہے۔

### مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی کئے گئے آفسران / اہلکاران کے نام ولدیت، گریڈ، عمدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عمدہ عمدہ بھرتی قانون و قواعد اور تشریح کی تفصیل بھی دی جائے؟

بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی بھرتی قانون و قواعد تشریح کی تفصیل

پبلک سروس کمیشن کوئٹہ کالج رولز ۱۹۹۳ء مقامی اخبارات

محکمہ زراعت (انجینئرنگ)

(الف) ہاں

(ب) ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء کے دوران صرف ایک شخص بھرتی کیا جس کے کوائف درج ذیل ہیں

نام گریڈ / عمدہ جائے تعیناتی ضلع رہائش نام بھرتی کنندہ عمدہ بھرتی کنندہ  
شہیر احمد ۱۶ سنور آفسر ترم ترم ظفر اقبال قادر جناب سیکرٹری زراعت  
بھرتی قانون و قواعد بھرتی بذریعہ

۷۰ فیصد ترقی اور ۳۰ فیصد بذریعہ اشتہار

پبلک سروس کمیشن

محکمہ زراعت (تحقیقات)

(الف) جی ہاں یہ درست ہے

(ب) جز

نام ولدیت	گریڈ / عمدہ	جائے تعیناتی	ضلع رہائش
عبدالکریم محمد کریم	بی ایبلڈر	کوئٹہ	مستونگ
نصر اللہ جلال الدین	بی ان چوکیدار	کوئٹہ	قلعہ عبداللہ
امان اللہ نور محمد	بی ایبلڈر	پشین	پشین

مجاز اتھارٹی کا نام عمدہ بھرتی قانون تشریح

عبدالسلام چیف سائیکل آفیسر حکومت بلوچستان فنانس تشریح نہیں کی گئی کیونکہ

آفیسر ڈیپارٹمنٹ پریم کورٹ کے فیصلے کے

No-FD(R)Vi-۲/EM/۹۷/۳۴۹-۳۸۰ مطابق دوران ملازمت

۱۹۹۷ء-۲۶-۳-di الیکار کے فوت ہونے کی صورت

میں بیٹے کو تعینات کیا جائے گا

محکمہ زراعت (توسیع)

(الف) جی ہاں یہ درست ہے

(ب) صوبائی حکومت نے منصوبوں پر سے بھرتی سے پابندی اٹھائی تھی جس کے دوران محکمہ زراعت (توسیع) کے مختلف منصوبوں میں وزیر زراعت کے احکامات کے تحت مندرجہ ذیل افراد کی تعیناتی کی گئی البتہ حالیہ حکومتی پالیسی کے تحت تمام اسامیوں کو مشتہر کیا گیا ہے اور ان کی تعیناتی Departmental Selection Committee کے ذریعے خالصتاً قابلیت کی بنیاد پر پر کی جائے گی۔

نام عمدہ ضلع تاریخ تعیناتی مقام تعیناتی

حق نواز زراعت انسپکٹر نصیر آباد ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

جمالی خان زراعت انسپکٹر

ٹوب ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمد قاسم زراعت انسپکٹر

ٹوب ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

عبدالستار زراعت انسپکٹر

ٹوب ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمد یونس زراعت انسپکٹر ٹوبہ ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمود شاہ زراعت انسپکٹر ٹوبہ ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

دادخان زراعت انسپکٹر ٹوبہ ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

شاہ رسول زراعت انسپکٹر ٹوبہ ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

عبدالرحیم زراعت انسپکٹر ٹوبہ ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

ممتاز علی زراعت انسپکٹر ٹوبہ ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

سید اعجاز علی شاہ زراعت انسپکٹر کوئٹہ ۲۳ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

نہیم خان وزیر زراعت انسپکٹر ٹوبہ ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

احمد خان جمالی زراعت انسپکٹر جعفر آباد ۲۷ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

ریاض احمد زراعت انسپکٹر جعفر آباد ۲۷ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

جواد لطیف زراعت انسپکٹر کوئٹہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمد رفیق گنسی زراعت انسپکٹر جھیل گنسی ۷ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

شیر احمد زراعت انسپکٹر پشین ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

فیض الرحمان زراعت انسپکٹر ژوب ۲۵ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

عبدالحمید زراعت انسپکٹر ژوب ۲۵ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

منظور علی زراعت انسپکٹر جعفر آباد ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

مطیع اللہ زراعت انسپکٹر ژوب ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

فرید انظر زراعت انسپکٹر کوسہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

فہیم الزمان زراعت انسپکٹر کوسہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

مراو خان زراعت انسپکٹر ژوب ۲۱ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

جہانگیر زراعت انسپکٹر ژوب ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمد یوسف زراعت انسپکٹر ژوب ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

- احمد سعید زراعت انسپکٹر کوئٹہ ۱۰ جون ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- اورنگ زیب سب انجینئر ٹوب ۷ مارچ ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- میر نیاز خان سب انجینئر ٹوب ۷ مارچ ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- محمد اسلم سب انجینئر ٹوب ۷ مارچ ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- شہاب الدین سب انجینئر ٹوب ۱ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- سعد اللہ سب انجینئر ٹوب ۱۲ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- محمد اکبر سب انجینئر ٹوب ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- عبدالرحمن سب انجینئر ٹوب ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- عبدالحمید سب انجینئر جعفر آباد ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- حسن خان سب انجینئر ٹوب ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- بہاؤ الدین سب انجینئر پشین ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا  
 پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

- سید یوسف ہارون سب انجینئر ٹروپ ۲۱ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا
- پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- ذوالفقار شیخیل اسٹنٹ جعفر آباد ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- عصمت اللہ شاہ شیخیل اسٹنٹ کونڈ ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- عاطف کریم شیخیل اسٹنٹ کونڈ ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- عرض محمد شیخیل اسٹنٹ جعفر آباد ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- عطا اللہ شیخیل اسٹنٹ جعفر آباد ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- شترادہ کامران شیخیل اسٹنٹ کونڈ ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- محمد اجمل شیخیل اسٹنٹ ٹروپ ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- شیر محمد شیخیل اسٹنٹ ٹروپ ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- محمد داؤد شیخیل اسٹنٹ ٹروپ ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- محمد داؤد خان شیخیل اسٹنٹ موسیٰ خیل ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- شیخ تیمور شاہ شیخیل اسٹنٹ لورالائی ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ
- اسجد علی ڈرافٹسمین کونڈ ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا
- پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- اسد اللہ کمپیوٹر آپریٹر ٹروپ ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا
- پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- بیرل خان کمپیوٹر آپریٹر جعفر آباد ۲ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا
- پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- محمد یوسف ٹریسر ٹروپ ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا
- پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی
- نعیم اختر لیڈی فیلڈ اسٹنٹ جعفر آباد ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

سمیر ایوب لیڈی فیلڈ اسٹنٹ جعفر آباد ۲ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

میاں خان فیلڈ اسٹنٹ جعفر آباد ۲ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

سید فاروق علی شاہ فیلڈ اسٹنٹ کوسینہ ۲ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

منیر شاہ فیلڈ اسٹنٹ ژوب ۲ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

عبدالرحمان فیلڈ اسٹنٹ ژوب ۲ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

عاصم احمد جو نیئر کلرک کوسینہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمد مراد ویکل ڈرائیور نصیر آباد ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا ڈو پلپمنٹ

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

لائق خان ویکل ڈرائیور نصیر آباد ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا ڈو پلپمنٹ

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمد ظہور ویکل ڈرائیور ژوب جون ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا ڈو پلپمنٹ

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

محمد حسین ویکل ڈرائیور نصیر آباد ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا ڈو پلپمنٹ

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

وزیر خان بلڈ وزر ڈرائیور اورالائی جون ۱۹۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا ڈو پلپمنٹ

پروجیکٹ ڈیرہ مراد جمالی

عجب خان فیلڈ اسٹنٹ قلعہ سیف اللہ ۲ اگست ۱۹۹۸ء آن فارم وائر مینجمنٹ

(جاپان اسٹڈ) قلعہ سیف اللہ

احتمام الحق شیڈیل آفیسر کوئٹہ ۲۶ اگست ۱۹۹۸ء ICES پروجیکٹ قلات

نسیم اختر لیڈی فیلڈ اسٹنٹ کوئٹہ ۲۶ اگست ۱۹۹۸ء دوبارہ تعینات بطور سٹیو گرافر

شمس اللہ بیلدار کوئٹہ ۲۶ اگست ۱۹۹۸ء دوبارہ تعینات بطور ٹیوب

ویل آپریٹر EADA ٹوب

غلام رسول بیلدار کوئٹہ ۲۶ اگست ۱۹۹۸ء دوبارہ تعینات بطور ٹیوب ویل

آپریٹر EADA ماڈل فارم

عبدالباقی بیلدار کوئٹہ ۲۹ اگست ۱۹۹۸ء آن فارم مینجمنٹ کوئٹہ

محمد اشرف نائب قاصد کوئٹہ ۲۹ اگست ۱۹۹۸ء ICEC پروجیکٹ کوئٹہ

محراب خان فیلڈ اسٹنٹ ٹوب ۳ ستمبر ۹۸ء آن فارم وائر مینجمنٹ کوئٹہ

رحیم گل ویکل ڈرائیور چاغی ۷ ستمبر ۹۸ء پٹ فیڈر کمانڈ ایریا پروجیکٹ

ڈیرہ مراد جمالی

آزی خان بیلدار ٹوب ۷ ستمبر ۹۸ء آن فارم وائر مینجمنٹ کوئٹہ

نیاز حسین بیلدار جعفر آباد ۷ ستمبر ۹۸ء نائب ناظم زراعت فلور یکلچر

آصف علی فیلڈ اسٹنٹ پنجگور ۱۰ ستمبر ۱۹۹۸ء EADA (EXT) پنجگور

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

ہاں یہ بات تو ہے آپ ایسے نہ کریں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر چار سو سینتالیس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو

دریافت فرمائیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس میں میرا معزز وزیر صاحب سے سوال ہے کہ بھرتی پر پابندی تھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پابندی کے باوجود اور پھر اس کے علاوہ ان کے سیکریٹری صاحب کے ذریعے سولہ گریڈ کے افسران سترہ گریڈ کے افسران بغیر کسی اشتہار کے لگائے ہیں کیا یہ غیر قانونی نہیں ہے؟ میں یہ کہتا ہوں یہ غیر قانونی بھرتی اس کا بھی کیا انتظام کیا ہے اس کو ریٹریفائی کرنے کے لئے آپ نے کیا انتظام کیا ہے؟

میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت: پبلک سروس کمیشن کی جو پوسٹیں ہیں ان پر پابندی کا تو اطلاق ہوتا ہی نہیں ہے جہاں تک دوسری پوسٹیں ہیں درجہ چہارم کے ملازمین کی، اس میں سروس رولز میں پروٹن موجود ہے اگر سروس کے دوران کسی کی وفات ہو گئی تو ان کے بیٹے کو اس کی پوسٹ پر بغیر کسی اشتہار کے تعینات کیا جاسکتا ہے۔

جناب اسپیکر: فرماتے یہ ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کی جو پوسٹیں ہیں سولہ سے اوپر کی اس پر پابندی نہیں تھی لہذا اس کو مشتہر کر اگر پر کر لیا گیا باقی گریڈ ایک کی جو پوسٹیں ہیں وہ حکومت کی طرف سے تھا ایک آرڈر تھا کہ اگر والد فوت ہو جائے تو بیٹے کو بھرتی کر دیا جائے یہ سوئچر والی بات کا جواب ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا وہ یہ بتادیں دیکھیں گورنمنٹ کی طرف سے بتادیں کہ حکومت کی طرف سے کہ پبلک سروس کمیشن کے اس پر پابندی نہیں تھی۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں تھی

وزیر زراعت: پبلک سروس کمیشن کی پوسٹوں پر پابندی نہیں تھی

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو آپ نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا ہے آپ نے واضح

لکھا ہے کہ جی ہاں پابندی تھی لیکن مندرجہ ذیل افسروں کو پبلک سروس کمیشن نے بھرتی کیا آپ کو یہ لکھنا چاہئے تھا۔ پبلک سروس کمیشن کی پوسٹوں کے علاوہ ایک سے چودہ تک کی پوسٹوں پر پابندی تھی تو اس میں پھر ایک گریڈ سولہ کا اسٹور آفیسر آپ کے سیکریٹری نے تعینات کیا۔ اس پابندی کے ہوتے ہوئے یہ آپ نے غیر قانونی بھرتی کی اس کی rectification کیسے کریں گے وہ باقی میلدار یا جس کے والد فوت ہو چکے اس ان کا نہیں پوچھ رہا ہوں میں سولہ گریڈ کا پوچھ رہا ہوں۔

**میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت:** یہ آپ واقعی صحیح کہہ رہے ہیں یہ اس وقت میرے پاس محکمہ نہیں تھا نہ حکومت ہماری تھی تو اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے سروس رولز کو ریلیکس کیا اور اپنے ایم این اے کا بھائی جو تربت سے تشکیل بلوچ ہیں اس کے بھائی کو سولہ گریڈ میں تربت میں تعینات کیا ہے جب محکمہ مجھے ملا تو میں نے اس کو دوبارہ ریورڈ کیا آکل وہ پوسٹ ویبٹ ہے وہ انشاء اللہ پبلک سروس کمیشن کو دیں گے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** یہ آپ کی ذمہ داری ہے آپ گورنمنٹ ہیں گورنمنٹ ذمہ دار ہے پہلے کا بھی آج کا بھی

**میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت:** پہلے کا ہم نہیں ہے

**جناب اسپیکر:** انہوں نے کہا رولز ریلیکس کیا گیا وزیر اعلیٰ صاحب نے کیا انہوں نے خود بھرتی کیا یہ جواب انہوں نے دیا یہ آپ ان سے مانگ سکتے ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** قواعد کے خلاف ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے اس کو کیسے ریجیفائی کیا؟

**جناب اسپیکر:** انہوں نے کہا رولز ریلیکس کیا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: اچھا جناب باقی جو وہاں سر و سبز ہیں گریڈ سولہ کے نیچے اس میں آپ نے کوئی اشتہار نہیں دیا اگرچہ وہاں پابندی اٹھائی گئی تھی پراجیکٹس میں پابندی اٹھائی گئی تھی لیکن اس میں آپ نے کوئی اشتہار نہیں دیا آپ نے کوئی ایڈورٹائز نہیں کیا کیا یہ بات صحیح ہے؟

میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت: صحیح ہے تو میں کہتا ہوں

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا آپ کمنٹ دیں گے کہ آئندہ کے لئے اشتہار ایڈورٹائز منٹ دیں گے یا نہیں؟

میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت: تو میں کہہ رہا ہوں پھر ہم نہیں تھے کوئی اور تھا اس نے سر و سبز رو لڑکاوا اینجیشن کیا لیکن ہم نہیں کریں گے اور ان تمام اپوائنٹمنٹ کو میں نے کینسل کیا اور یہ تمام اشتہارات آپ کے سامنے پڑے ہیں دوبارہ اخبار میں اشتہار دیا دوبارہ انٹرویو ہوئے ہیں اور انہی میں سے میرٹ کے عین مطابق ہم اپوائنٹ منٹ کریں گے

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جب توسیع کے پراجیکٹ میں یہ ہے تو اس کے لئے آپ اور طریقہ کار کر سکتے ہیں کیا ان کو پراپر لگایا گیا اور ان کو اتنا سفر کر رہے ہیں جن کو کوئی اجازت ہی نہیں تھی انکو لٹی پر تو نہیں لینا چاہئے

میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت: ان کا نہ اشتہار ہوا تھا نہ ٹیسٹ ہوئے تھے چور دروازے سے آئے ہوئے تھے اس لئے میں نے ان کو نکال دیا کینٹ کا فیصلہ تھا اب دوبارہ اس پر غور ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی

میر محمد اسلم گچی: جناب یہ جو ستر افراد کی لسٹ ہیں اس میں کون سے قلات ڈویژن کا ایک

بھی فرد نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

میر محمد اسلم بلیدی وزیر زراعت: پہلے کہا گیا کہ یہ کینسل ہو گئے اور ہم نہیں تھے

یہ اس وقت کے ہیں جب آپ تھے اور آپ کا داماد محترم چیف منسٹر تھا یہ ان کے دور میں لگے ہیں

یہ صرف دو ڈویژن کے لگے ہیں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے

لیکن یہ ذمہ داری میں اپنے سر پر نہیں لیتا ہوں آپ لوگ اپنے سر پر لے لیں۔

میر محمد اسلم گچی: نہیں یہ تو آپ کی ذمہ داری ہے آپ وزیر ہیں

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروری ۱۹۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی

تھی؟

(ب) اگر جزد (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور

اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران / اہلکاران کے نام، ولدیت،

گریڈ، عمدہ، جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عمدہ بمعہ

بھرتی قانون و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے؟

سید احسان شاہ برائے وزیر بلدیات:

(الف) جی ہاں

(ب) ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ بلدیات میں بھرتی کئے گئے آفیسران و اہلکاران کے

نام، ولدیت، گریڈ، عمدہ، جائے تعیناتی، ضلع رہائش، بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عمدہ بمعہ

بھرتی قانون و قواعد اور تشہیر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام محمد ولد دیت گریڈ عمدہ تاریخ تعیناتی وجائے تعیناتی ضلع رہائش مجاز اتھارٹی بھرتی کے  
قوانین تشییر کی تفصیل  
کاتام و عمدہ قواعد

۱۔ نیاز محمد ولد امان اللہ بی ۱۶ آفیسر ترقیات ۲۳ جون ۱۹۹۸ء خضدار وزیر اعلیٰ لوکل گورنمنٹ  
نہیں کی گئی

چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی ودیہی ترقی  
اوستہ محمد سروس رولر ۱۹۸۳ء

۲۔ منظور احمد ولد جلال خان بی ۱۶ چیف آفیسر ۱۹ جون ۱۹۹۸ء چیف خضدار وزیر اعلیٰ لوکل  
گورنمنٹ نہیں کی گئی

چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی گڈانی ودیہی ترقی  
سروس رولر ۱۹۸۳ء

۳۔ حماد اللہ ولد عبد الحمید بی ۱۱ اسٹنٹ ۹ جولائی ۱۹۹۸ء اسٹنٹ چاغی وزیر اعلیٰ لوکل گورنمنٹ  
نہیں کی گئی

ڈائریکٹر آفس نصیر آباد ودیہی ترقی  
سروس رولر ۱۹۸۳ء

۴۔ اسد اللہ بلوچ ولد مراد بخش بی ۱۶ چیف آفیسر چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی نوشکی قلات وزیر اعلیٰ  
قوانین میں ترمیم کی گئی نہیں کی گئی

۵۔ فضل محمد ولد محمد شریف بی ۶ ٹیکس کلرک میونسپل کمیٹی ڈوب وزیر اعلیٰ قوانین میں ترمیم کی  
گئی نہیں کی گئی

جناب اسپیکر : سوال نمبر چار سو باون کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اس پر کوئی ضمنی سوال ہے تو  
دریافت فرمائیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اس میں یہی ہے کہ تسلیم کرتے ہیں نہ لوگوں کو سولہ گریڈ میں بھرتی کیا گیا اور اسے بھی زیادہ گریڈ میں تو اس کو انہوں نے ریٹیفائی کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا؟

سید احسان شاہ وزیر خزانہ : جناب والا اس سلسلے میں جب دوسری حکومت وجود میں آئی اور کابینہ کی پہلی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو تعیناتیاں غلط ہوئی ہیں ان کو از سر نو اخباروں میں تشہیر کیا جائے اور ان کو رولز کے مطابق ان کو پر کیا جائے تو یہ بھی اس زمرے میں آگئے ہیں اور ان کو نکالا جا چکا ہے اور رولز کے مطابق تعیناتی ہوگی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اچھا جناب میں لوریہ پوچھوں گا کہ یہاں جو نام دیئے ہیں اس کے علاوہ آپ نے اسٹنٹ ڈائریکٹر گریڈ سترہ لگائے ہیں۔ اسٹنٹ انجینئر اس کے علاوہ کئے ہیں یہاں ان کے نام آپ نے نہیں دیئے ہیں یہ بات صحیح ہے جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ اس کے علاوہ آپ نے اور تعیناتیاں کی ہیں؟

سید احسان شاہ وزیر خزانہ : جناب ایسے کوئی ہمارے علم میں نہیں ہیں اگر متعلقہ ممبر صاحب کوئی ثبوت دیں تو اس پر انشاء اللہ کارروائی ہوگی جو ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا آپ اس کو چیک کریں کہ گریڈ سترہ کے اسٹنٹ ڈائریکٹر پوسٹ پے اسکیل سترہ اور ایک اسٹنٹ انجینئر پوسٹ گریڈ سترہ آپ نے لگایا ہے لیکن یہاں نہیں دیا ہے آپ خود چیک کریں

سید احسان شاہ وزیر خزانہ : ٹھیک اس کے متعلق متعلقہ محکمہ سے دریافت کیا جائے

جناب اسپیکر: دیکھ لیجئے گا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات / اداروں سے تبادلہ شدہ آفسران / اہلکاران کے نام، عمدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عمدہ اور ضلع رہائش کیا ہے نیز مذکورہ تبادلہ شدہ آفسران / اہلکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے تفصیل دی جائے؟

سید احسان شاہ برائے وزیر بلدیات: جواب مخیم ہے لہذا اسمبلی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر چار سو اٹھاسی کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں یہ ہے کہ مختصر وقت میں ٹرانسفر کیا گیا تمام محکمے میں اتنے بڑے ٹرانسفرز جو ہیں وہ عدم اطمینان کا باعث بنتے ہیں جسو بے کے اور افسران کے یہ عام بے انصافی کے رو سے یہ امکانات ہوتے ہیں ابھی تو ایک اور بات بھی آگئی ہے ہمارے علم میں آیا ہے کہ مسٹر صاحبان باقاعدہ افسر کو کہہ دیتے ہیں اپنے وزیر اعلیٰ صاحب کو چیک کرنا پڑے گا کہ مسٹر صاحبان کہہ دیتے ہیں کہ اتنا رقم دو ورنہ فلاں انتظار کر رہا ہے سوال یہ ہے کہ جناب والا اتنے بڑی تعداد میں بھرتی کیوں کئے گئے؟

سعید احمد ہاشمی وزیر مواصلات: جناب والا پوائنٹ آف آرڈر رحیم صاحب نے بہت بڑا الزام لگایا ہے وہ ہمارے معزز بزرگ ہیں کوئی وہ ثبوت پیش کریں سیشن کے دن کافی ہیں

کہ کس وزیر نے کس افسر سے یہ کہا ہے پھر بات ہوگی؟

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر جناب پاکستان میں کونسی چیز کا ثبوت ہوگا یہاں نواز شریف ٹرین کو ڈبوں کے ساتھ اپنی فیکٹری میں لے گیا اور پھر نہیں نکل گیا اس کا ثبوت نہیں ملا جناب والا آپ کس چیز کا ثبوت مانگتے ہیں؟ میں آپ کو یہ کہوں گا کہ ڈیرہ مراد میں وہاں پر بھگڑی ہوئی دس انچ پانی وزیر اعلیٰ صاحب کا اپنا نکل رہا ہے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں نکال رہے ہیں تو کہا جب وزیر اعلیٰ صاحب نکال رہے ہیں تو ہم کیوں نہیں نکالیں کس چیز کا آپ سب پیسے لے رہے ہیں یہ جو بیٹھے ہوئے بغیر بلیدی صاحب کا میں نہیں خہتا ان کا ریکارڈ صاف ہے باقی سب چور ہیں؟ آپ نہیں ایکسین سے لے رہیں ہیں سب بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے دور میں تین سیکریٹری بدل چکے ہیں کیوں بدلے گئے مسلم لیگیوں کا ویسے ہی جناب ریکارڈ صاف ہے

جناب اسپیکر: پرنس موسیٰ جان تشریف رکھیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جو میں نے الفاظ استعمال کئے ہوئے احتیاط سے ہم نے کوشش کی صرف ایسے ہی اشارے ملے آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ ثبوت ہو تو بہتر ہوتا ہے الزام نہیں ہونا چاہئے لیکن ہمارے پاس ہے اب ہم کس طرح کریں کہ عام آدمی کیسے ان کے سامنے آسکتا ہے یہ تو بد قسمتی ہے ورنہ یہ بات لو پن ہے کہ باقاعدہ افسروں کو کہا جاتا ہے یہ رقم لانا چھائے میرا سوال یہ ہے کہ اتنے اسٹنٹ ڈائرکٹرز ڈیپنٹ آفیسر آپ ایک مینے مین دسیوں سینکڑوں تبدیل کئے کیا جواز ہے ایک کیس ہو تا دو کیس ہوتے اچھی حکومت کے لئے کرپشن کا کیس ہو تا یا ایسا کیس ہو تا جیسے وہ فرما رہے تھے بلیدی صاحب

جناب اسپیکر: سوال مکمل ہو چکا

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب ہائی کورٹ نے آرڈر کئے ہیں کہ تمام ٹرانسفر رولز کے مطابق ہونگی اس میں کچھ ٹرانسفر ز ایسی ہیں جو ایکٹنگ کے طور پر آفیسر لگے ہوئے تھے تو ہائی

کورٹ کے اس آرڈر کے احترام میں صرف اس ڈیپارٹمنٹ نے نہیں بلکہ حکومت بلوچستان کے تمام محکموں کی کوشش کی ہے کہ تمام ٹرانسفریں ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق یا جو رولز ہیں اس کے مطابق ہو اس حوالے سے اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ٹرانسفر ہوئے ہیں کچھ یقینی ہے کہ جہاں پر ٹرانسفر غیر ضروری ہیں ان پر ہم آئندہ احتیاط کر لیں گے لیکن یہ زیادہ تبادلوں کو دیکھا دے رہے ہیں ممکن ہے یہ ہائی کورٹ والے آرڈر کے تحت ہوئے ہیں

جناب اسپیکر: شکریہ

پرنس موسیٰ جان: جناب والا انہوں نے کہا تبادلے ہوئے ہیں اور ہیلا ضلع میں اگر آپ چیک کر لیں وہاں ایسے لوگ اب بھی تعینات ہیں جو پانچ پانچ سال سے لگے ہوئے ہیں اور ایک ہی خاندان کے ہیں اس میں جناب گذائی ہے جب ہے ڈسٹرکٹ ہیلا ہے یہ سب آپ دیکھ لیں کہ کون ہیں they all come from same family سوال یہ ہے کہ جب آپ تبادلے کر رہے ہیں ان کو کیوں تبدیل نہیں کرتے ہیں کیا ان کو سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں وہ تبدیل نہیں ہوئے ہیں? because they all come same family?

جناب اسپیکر: آپ کا سوال ہو گیا ایسے ملازمین بھی ہیں جو پانچ پانچ سال سے ایک پوسٹ پر لگے ہیں اور ایک ہی خاندان سے ہیں

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب پرنس موسیٰ جان کا شاید ان کے ساتھ ذاتی بغض کا بھی تعلق ہے میں نام لے لیتا ہوں آپ بتائیں (باہم گفتگو)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ ہماری بات ہے کہ ہائی کورٹ تک لوگ گئے ہیں سو لایہ ہے کہ اصولوں کے خلاف یا تو لوگوں کو انتقامی کارروائی کا شکار یا دوسرے طرف ucrative post لیکور یٹو پوسٹ اپنے دوستوں اور فلاں کا اس لئے لوگ ہائی کورٹ گئے اور انہوں نے وہاں رکوئیسٹ کی کہ کسی قانون قواعد اور ضابطے کے مطابق کام کیا جائے اس لئے تو ہم

پوچھ رہے ہیں کہ ان میں آپ نے انتقامی کارروائی کی یا اپنی انرسٹ کے اپنی پسند کے لوگوں کو

جناب اسپیکر: جیسا کہ آپ نے کہا لوگ ہائی کورٹ میں گئے جیسے آپ نے کہا تو ان کا ازالہ

بھی انہوں نے کیا ہے ٹھیک ہے یہ ان کا ارشاد ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ جتنے ٹرانسفر سات ماہ میں پانچ ماہ میں ہائی کورٹ کے

زمرے میں آئے ہیں یہ تمام کیمرز ہائی کورٹ کی رو سے ہوئے ہیں

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: دیکھیں میں نے اپنے جواب میں یہ کہا کہ اس میں زیادہ تر

کیمرز وہی ہیں جو ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق ہیں ممکن ہے اس میں کچھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے

سے بھی کئے ہوں میں نے اپنے جواب میں یہ گزارش کی تھی

جناب اسپیکر: یہ ہائی کورٹ کی رو سے ہوئے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب وہ اس کو چیک کریں گے اور ہم دیکھیں گے

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب اس میں گزارش یہ ہے کہ میں نے کہا اس میں ہائی کورٹ کے

اس فیصلے کا احترام کرتے ہوئے ڈیپارٹمنٹ نے کچھ تبادلے کئے ہیں کچھ ممکن ہے محکمے کی اپنی

ضرورتیں ہوں۔ اس نے وہ ٹرانسفر بھی ہوئی جو محکمے کی اپنی ضرورتیں بھی ہیں اور اس میں وہ

ٹرانسفر بھی ہوئے ہیں جو ہائی کورٹ کے فیصلے مطابق ہوئی ہیں اور دوسرا جناب پرنس موسیٰ جان

کے ضمنی سوال کا جواب ہے چونکہ انہوں نے ہم سے کچھ ملنا جلنا کم کیا ہے اس لئے ان کو معلوم

نہیں وہ شاید ظفر زہری کے متعلق اشارہ کر رہے ہیں ان کو تین مہینے ہو گئے ان کو تبادلہ ہو گیا

ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب میں ان کے انفارمیشن کے لئے ایک اور بات کہہ دوں کہ راجہ

صاحب جو نیئر آفیسر ہے He is holding charge at preath and Bela

both وہ ڈبل چارج پر کس طرح ہیں؟

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب وہ نیا سوال کریں جو اب دے دیں گے  
پرنس موسیٰ جان: جناب میرا ضمنی سوال ہے شاہ صاحب سے کہ یہ جتنے تبادلے ہوئے  
ہیں لوکل گورنمنٹ میں یہ سب ڈیپارٹمنٹ کے ہیں یا ڈیپوٹیشن پر بھی لوگ یہاں آئے ہیں؟  
جناب اسپیکر: کیا ڈیپوٹیشن دوسرے محکموں سے آئے ہیں

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب والا آپ سوال یہ دیکھیں کہ سوال کیا تھا اس میں  
ڈپوٹیشن کے متعلق نہیں تھا لہذا میں ڈپوٹیشن کے متعلق کوئی جواب نہیں دوں گا جب وہ ڈپوٹیشن  
کے متعلق فریش سوال لائیں گے تو جواب دیں گے۔

میر محمد اسلم گچی: جناب والا اس میں وہی سوال ہے جو عبدالرحیم خان مندوخیل نے کیا  
ہے ایک ہی سوال ہے اس میں میرا یہ سوال ہے بہت ٹرانسفر ہوئے ہیں

جناب اسپیکر: یہ سوال ٹرانسفر کا نہیں ہے کوئی اور ضمنی سوال ہے تو بتائیں

میر محمد اسلم گچی: جناب اس میں سوال ہے کہ جو ترقیاتی کام ہاؤس حب میں ٹھیکے نامزد  
ٹھیکہ داروں کو دیئے جاتے ہیں کیا آپ یہ بتا سکیں گے کہ ٹھیکہ داروں کو کمیشنیشن پر ٹھیکے دیئے  
جاتے ہیں یا نامی ٹینڈر ٹھیکے دیئے جاتے ہیں

جناب اسپیکر: کہتے ہیں کہ ٹھیکے اوپن ٹینڈر سے دیئے جاتے ہیں یا نامی ٹینڈر ٹھیکہ داروں کو  
دیئے جاتے ہیں۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب یہ تو تمام معزز ممبران کو علم ہے جب بھی  
سرکاری کنٹریکٹ دیا جاتا ہے تو اس میں کنٹریکٹ کے اپنے رولز ہوتے ہیں جس میں باقاعدہ

اخباروں میں اس کے اشتہار آتے ہیں اس کی وجہ جو متعلقہ محکمے کے کوالیفائیڈ کنٹریکٹس میں حصہ لیتے ہیں اس کے تحت ٹھیکے دیئے جاتے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا آپ نے اوپن ٹینڈر پر دیا؟

سید احسان شاہ: وزیر خزانہ: جی ہاں

سر دار اختر جان مینگل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۹۸-۱۹۹۷ء اور ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران ٹاؤن کمیٹی جب مل کل کتنے مالیت کی ترقیاتی کام ہوئے ہیں نوعیت کام، مقام کام، تاریخ آغاز کام تاریخ تکمیل کام اور تخمینہ لاگت کی مکمل تفصیل دی جائے؟

سید احسان شاہ برائے وزیر بلدیات: سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے ترقیاتی کاموں کی

تفصیل انگریزی میں ہونے کے علاوہ ضخیم بھی ہے لہذا اسمبلی لا بھری میں ملاحظہ فرمائیں جبکہ ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران تاحال کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں کیا گیا اس طرح جواب نفی میں ہوگا۔

سر دار اختر جان مینگل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۸-۱۹۹۷ء اور ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کوئٹہ شہر میں ترقیاتی کام کرائے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کام کی نوعیت، مقام کام، تاریخ آغاز کام، تاریخ تکمیل کام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل دی جائے؟

سید احسان شاہ برائے وزیر بلدیات: جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بھری میں

ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سردار محمد اختر مینگل کے سوال پانچ سو بیس کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس کے متعلق بھی یہ ضمنی سوال ہے چونکہ یہ جواب ضمیمہ ہے اور اس میں ہمیں موقع نہیں ملا تو اس لئے میں نے رکوئسٹ کیا تھا کہ ان سوالات کو آپ اگر ذکر کریں تو اس وقت تک آزیل ممبر بھی آسکیں گے یا پھر ہمیں تیاری کا موقعہ ملتا بھی یہ دونوں سوال لاہوری میں ہیں ان کو سٹڈی نہیں کر سکا ورنہ ہم اس پر سوالات کرتے اب یہ دونوں سوالات ایسے بھی چلے گئے

جناب اسپیکر: لاہوری میں سوالات پڑے ہوئے تھے آپ ان کو دیکھ سکتے تھے یہ ذمہ داری محترم وزیر یا ایم پی اے کی ہوتی ہے کہ جس نے سوال کیا ہے وہ ہاؤس میں حاضر ہو اور یہ رولز کتنے ہیں کہ اگر وہ نہیں ہیں تو ان کی جگہ پر کوئی اور ممبر صاحب دریافت کر سکتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ ضمیمہ سوال ہے

میر محمد اسلم گچی: جناب والا پانچ سو انیس میں نے لاہوری میں جا کر دیکھا نہیں تھا بلکہ ابھی میری ٹیبل پر پنجاب میں یہاں بیٹھا

جناب اسپیکر: آپ کو نہیں پہنچے گا یہ سردار اختر جان کو پہنچے گا

میر محمد اسلم گچی: ان کے لی ہاف پر پنجاب

پرنس موسیٰ جان: لاہوری میں نہیں تھا

عبدالرحیم خان مندوخیل: لاہوری میں بھی یہ نہیں تھے

جناب اسپیکر: لاہوری میں ہیں آپ جا کر دیکھ لیں جناب ہونگے پڑا ہوا ہے ایسی بات نہیں ہے۔

سر دار اختر جان مینگل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال محکمہ متعلقہ میں گریڈ ایک تا گریڈ ۲۰ کے کل کتنے آفیسران ر ہلکاران کے تبادلے کئے گئے ہیں اور انہیں ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے کی مد میں کل کس قدر رقم ادا کی گئی ہے تفصیل دی جائے؟

سید احسان شاہ برائے وزیر بلدیات: ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال محکمہ بلدیات میں گریڈ ایک تا گریڈ ۲۰ تک کے کل ۱۱۲۵ آفیسران و اہلکاران کے تبادلے کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) گریڈ ایک تا گریڈ = ۱۶۳ اہلکاران

۳۵

(۲) گریڈ ۱۶ تا گریڈ ۲۰ = ۶۲ آفیسران

کل = ۱۲۵

کل ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے کی رقم جو ادا کی گئی بشمول گریڈ ۱۶ تا گریڈ ۲۰ آفیسران ۵۶۰۶۵۹ روپے

جناب اسپیکر: سوال پانچ سو اکیس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں

میر محمد اسلم گچھی: اس میں یہ سوال ہے کہ زیادہ ٹرانسفریں ہوئی ہیں اور ٹی اے ڈی اے پر کافی پیسہ خرچ ہوا ہے جبکہ وہ چھت کر رہے ہیں اور حکومت مالی مشکلات میں ہے اس کے باوجود اتنی غیر ضروری تبادلے کیوں کئے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: کہتے ہیں غیر ضروری تبادلے کئے گئے اور غیر ضروری پیسہ خرچ کیا گیا۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب والا اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ ٹرانسفریں جو ٹی اے ڈی کے مد میں وہ کہہ رہے ہیں میں وہ کہنا نہیں چاہ رہا تھا لیکن گجٹی صاحب کے سوال کے جواب میں مجبور ہو کر کہہ رہا ہوں کہ اس دور کے زیادہ تبادلے ہیں جب حکومت کراچی میں تھی اور انٹرمینگل صاحب کے کابینہ نے کچھ وزرانے استعفیٰ دے دیا تھا اور حکومت گوگلوں کی حالت میں تھی زیادہ تر تبادلے اس دور میں ہوئے۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ بتائیں گے کہ انتیس جولائی اٹھانے سے اور وہ حکومت جو ختم ہوئی وہ بارہ اگست الٹا نوے کو ہوئی یہ تو سات آٹھ دن کا مسئلہ ہے باقی جو ہے آپ نے کئے ہیں گوگلوں کی حالت والی بات نہیں ہے یہ اور دس پندرہ دن کی بات ہے ہم اس پر آپ کی توجہ خاص طور پر دلائیں گے کہ چیف منسٹر صاحب ہمیشہ کہا کرتے ہیں اور ان کے سوال ہوتے تھے پہلی کی حکومت سے کہ آپ یہ تبادلے کیوں کر رہے ہیں مسلم لیگ کی پارٹی یہ سوال کرتی تھی اور ابھی جو ہے انتیس جولائی سے تریسٹھ اہل کار ان گریڈ ایک تا پندرہ اور باسٹھ اہل کار ان سولہ تائیس کے تبادلے کئے ہیں۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب والا اس کا جواب تو یہ ہے کہ مسئلہ ہائی کورٹ والا ہے اس میں جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ کسی کو تبدیل بھگ کرنے کے لئے کیا گیا ہے تو وہ دیکھ لیں تو وہ پہلے والا پیریڈ ہو گا اب کا نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم تو کہہ رہے ہیں سب کے ساتھ انصاف ہو اور ہم کہتے ہیں کہ ہائی کورٹ کا بیان بنا کر اتنے اہل کاروں کو تبدیل کر رہے ہیں یہ تو انتہائی کاروائی یا کوئی

جناب اسپیکر: ٹی اے ڈی اے بھی دیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب ٹی اے ڈی اے کے علاوہ آپ کیوں حکومت کے افسران کو بلاوجہ تبدیل کرتے ہیں کیا یہ انتقامی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ میں اس کو اس طرح لوں گا کہ یہ تو ایڈر شپ ہے یہ مینجمنٹ کرتے ہیں اور آپ مینجمنٹ کو خراب کرتے ہیں ایک دو تین کیس تو ٹھیک ہیں کہ فلاں شخص خراب ہے اس کو تبدیل کر دیا جائے لیکن ایک سو پچیس کیس۔ اس کے معنی ہے صوبے کے تمام کام کو مفلوج کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: کہتے ہیں کہ آپ نے بہت زیادہ تادلے کر کے کام خراب کیا ہے۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی یہ روٹین کے تادلے ہوئے ہیں وہ جہاں سمجھتے ہیں کہ کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی وہ بتادیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہم آئندہ کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب سے اور کابینہ کے ممبران سے کہ آپ یہ طریقے اختیار نہ کریں ایسے ہی لوگوں کو بلاوجہ تبدیل کرنا کچھ تو جائز کیس ہوتے ہیں ان کا ٹھیک ہے لیکن بغیر قاعدے کے وزیر اعلیٰ صاحب نوٹ کریں۔ جناب اسپیکر: درست ہے انہوں نے کہہ دیا ہے

سر دار اختر جان مینگل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مارچ ۱۹۹۷ء سے تاحال گریڈ ۱۶ اور اس سے اوپر کی کس قدر آسامیوں پر تعیناتیاں کر دی گئیں ہیں؟

(ب) مذکورہ آسامیوں کے لئے مختص تعلیمی قابلیت اور ان پر تعینات کردہ افراد کی تعلیمی قابلیت تجربہ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل دی جائے نیز محکمہ مالیات سے ان آسامیوں کی منظوری اور پبلک

سروس کمیشن کی جانب سے ان آسامیوں کی تاریخ تشہیر اور تاریخ سلیکشن کی تفصیل بھی دی جائے؟

## سید احسان شاہ برائے وزیر بلدیات

(الف) جی ہاں

تفصیل درج ذیل ہے

نام اور عہدہ مختص تعلیمی قابلیت تعینات کردہ کی تاریخ تعیناتی کی محکمہ مالیات سے آسامیوں پبلک سروس کمیشن مجاز اتھارٹی

تعلیمی قابلیت تفصیل کی منظوری کی جانب سے ان آسامیوں کی تشہیر

نیاز محمد آفیسر ترقیات بی اے بی اے ۲۳ جون ۱۹۹۸ء نہیں نہیں وزیر اعلیٰ

B-۱۶

منظور احمد چیف آفیسر ترقیات بی اے بی اے ۱۹ جون ۱۹۹۸ء نہیں نہیں وزیر اعلیٰ

B-۱۶

اسد اللہ بلوچ ولد ترقیات بی اے ایم ایس سی آنرز ۲۳ جون ۱۹۹۸ء نہیں نہیں وزیر اعلیٰ

لام بخش B-۱۶ زراعت

جناب اسپیکر: سوال نمبر پانچ سو اٹھائیس کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت

فرمائیں

میر محمد اسلم گچی: اس میں جناب سوال یہ ہے کہ گریڈ سولہ کے آفیسر تعینات ہوئے ہیں

لیکن اخبار میں تشہیر نہیں ہوئی ہے اس کی وجہ وزیر موصوف بتائیں گے؟

جناب اسپیکر: کہتے ہیں کہ گریڈ سولہ کے آفیسر بھرتی کئے گئے پبلک سروس کمیشن سے

نہیں ہوئی ہیں۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب یقینی طور پر پبلک سروس کمیشن کی پوسٹیں تھی لیکن چیف منسٹر کے پاس اختیار ہیں کہ وہ کمیشن کو دائرہ کار سے نکال کر ان تعینات کریں اس وقت جب سابق چیف منسٹر نے ان کے تعیناتی کے احکامات کئے تھے اس وقت بھی تحم نے واضح کہا تھا کہ یہ بے اصولی ہے لیکن چونکہ چیف منسٹر کے پاس فائنل اتھارٹی ہوتی ہے اس لئے کیا ہے

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی

مسٹر پرنس موسیٰ جان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ یکم جولائی ۱۹۹۸ء تا ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے دوران میونسپل کارپوریشن کوئٹہ کے کن کن ٹھیکیداروں کو ترقیاتی یا جاری ترقیاتی کاموں کی مد میں ادائیگی کی گئی ہے ٹھیکیداروں کے نام ادا شدہ رقم مقام، نوعیت کام کی تفصیل دی جائے؟

سید احسان شاہ برائے وزیر بلدیات: یکم جولائی ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار کام کی تفصیل ٹھیکیدار کام رقم جو ادا کی گئی

۱۔ تعمیر نالیاں کوچہ ارباب آصف و ملک اسٹریٹ شارع رحمت اللہ حاجی حسین بخش ۷۹۰۰ ۷۳۳ روپے

۲۔ تعمیر نالیاں کلی خالق جنگ بیٹھا خان جنگ ۱۳۲۱۰

۳۔ تعمیر نالیاں رند آباد اور باب کرم خان روڈ در محمد سالانی ۶۹۵۱۵۰۰ روپے

۴۔ تعمیر نالیاں یوسف کھوسہ سٹریٹ بلاک نمبر ۴ سٹیٹ لائٹ ہاؤس عبد الستار خان ۷۰,۰۰۰,۰۰۰

روپے

۵۔ تعمیر نالہ کلی شاہر کلی عالمو شفیق الرحمان بازی ۱۸۳۲۵۵۰۰ روپے

۶۔ تعمیر نالیاں کلی قسمر انی زرین خان اینڈ کو ۴۱۰۱۰۰ روپے

۷۔ تعمیر نالیاں کلی قمبر انی زرین خان اینڈ کو ۲۸۳۱۲۰۰ روپے

۸۔ تعمیر نالیاں شیخ عمر روڈ شیخ الرحمان بازی ۶۱۶ روپے

۹۔ تعمیر کازو بے فیروز آباد سبزل روڈ حاجی خان اینڈ برادرز ۵۱۲ روپے

۱۰۔ تعمیر نالیاں بالمقابل تعمیر نوہائی اسکول آرچر روڈ عبداللہ ۱۱۳۲۸۳ روپے

۱۱۔ تعمیر نالیاں سینٹھ اعظم روڈ محمد افضل ۳۸۲۱ روپے

۱۲۔ تعمیر نالیاں سدو خان سٹریٹ لوپستون آباد شادی خان اینڈ برادرز ۳۳۸۳۸ روپے

۱۳۔ تعمیر نالیاں بی بی زیارت ٹاؤن سریاب روڈ حاجی سید نور اینڈ سنز ۱۱۳۵۲۵ روپے

۱۴۔ تعمیر نالیاں بلوچی سٹریٹ محمد غوث خان ۳۹۶۸ روپے

۱۵۔ تعمیر سٹریٹ سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک نمبر ۳ مسلم ٹریڈرز ۳۹۹۰۲ روپے

۱۶۔ تعمیر فتح ٹنچ روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک نمبر ۵ مسلم ٹریڈرز ۴۳ روپے

۱۷۔ تعمیر نسیم عثمانی سٹریٹ سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک نمبر ۳ لودھی سنز ۳۲۳۹۱۵ روپے

حاجی غلام رسول سٹریٹ

۱۸۔ تعمیر روڈ بینک کالونی بینک سبزل روڈ کلی سردر کشموری نیاز اینڈ برادرز ۳۰۳۳۰ روپے

۱۹۔ تعمیر روڈ کلی اسماعیل ماملک خیل اسٹریٹ شنز او کنٹرکشن کمپنی ۱۸۲۳۱۰ روپے

۲۰۔ تعمیر روڈ کلی اسماعیل بابو آزاد روڈ شنز او کنٹرکشن کمپنی ۲۸۰۵۰ روپے

۲۱۔ تعمیر روڈ فیض آباد بینک بلاک نمبر ۵ سیٹلائٹ ٹاؤن مٹھا خان جنگ ۲۰۳۵۰۰

حاجی عبدالقدوس سٹریٹ

۲۲۔ تعمیر روڈ عید گاہ سٹریٹ کلی اسماعیل شنز او کنٹرکشن کمپنی ۱۹۰۰۰۰ روپے

۲۳۔ تعمیر روڈ اکلہ غلام نبی روڈ انصیر کنٹرکشن کمپنی ۲۲۹۹۸۲ روپے

۲۴۔ تعمیر امپرومنٹ آف روڈ کلی قمبر انی جھنڈا خان ۲۲۳۵۳۱

۲۵۔ امپرومنٹ آف روڈ قریشی کالونی لنک اختر محمد روڈ الر اہیل کنٹرکشن ۹۱۶۸ روپے

کمپنی

۲۶۔ تعمیر روڈ الکوڑی کالونی بالائی حصہ نجیبی روڈ عبدالناغ ۲۰۶۶۸۳

پشتون درہ

۲۷۔ تعمیر روڈ کلی فیروز آباد لنک سبزی روڈ حاجی محمد افضل ۲۵۳۲۵۰

۲۸۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ و حفاظتی دیوار نالہ فقیر آباد میر محمد اصغر ۱۹۶۸۰۵ روپے

۲۹۔ تعمیر نالیاں کلی اللہ آباد شیخ عمر روڈ عبدالرشید اینڈ رازرز ۳۹۶۰۳

۳۰۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ آر سی سی سلیب نالہ منوجان روڈ میر محمد اصغر ۹۶۸۸۳ روپے

۳۱۔ امپرومنٹ آف روڈ در محمد روڈ بیہ ملک محمد افضل شاہوانی ۱۶۷۲۳۳ روپے

۳۲۔ امپرومنٹ آف روڈ بیہ چشمہ خدو نیک سٹریٹ حاجی سید نور اینڈ سنز ۲۳۶۰۹

۳۳۔ تعمیر روڈ محمد شہی سٹریٹ کلی قمبر انی ولنگ روڈ حاجی عبدالمنصور ۷۲۳۷۲۳ روپے

۳۴۔ تعمیر روڈ چاکر خان روڈ شہر وز اینڈ رازرز ۷۰۲۸۷۰ روپے

۳۵۔ امپرومنٹ آف روڈ چاکر خان روڈ شہر وز اینڈ رازرز ۳۰۳۶۳۰ روپے

۳۶۔ تعمیر روڈ چلتن کالونی سٹریٹ نمیر لنک ارباب ناروی کنٹرکشن کمپنی ۱۶۰۰۰۰ روپے

کرم خان روڈ

۳۷۔ تعمیر پی سی سی فلورنگ بیت الخلاء مومن آباد عبدالعزیز ۹۳۶۱۱ روپے

۳۸۔ تعمیر روڈ کلی برات زئی نزد جناح ٹاؤن محمد یونس اینڈ رازرز ۳۸۵۹۸ روپے

۳۹۔ تعمیر نالی کلی برات زئی نزد جناح ٹاؤن محمد یونس اینڈ رازرز ۳۰۰۰۰ روپے

۴۰۔ تعمیر سلیب پیر محمد روڈ محمد حنیف ۲۲۵۰۰۰ روپے

۴۱۔ امپرومنٹ آف فیض محمد سٹریٹ / حاجی محمد رحیم سٹریٹ محمد حنیف ۱۲۳۶۱۸ روپے

۴۲۔ تعمیر نالیاں مچی محلہ رحمن کنٹرکشن کمپنی ۲۵۷۶۶۹ روپے

۴۳۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ دیوار جامع مسجد جیل روڈ ایچ کے نیازی ۱۲۳۹۹۵ روپے

۴۴۔ تعمیر نالہ نزد ریلوے لائن حق آباد / غریب آباد النصیر کنٹرکشن کمپنی ۳۳۶۶۰ روپے

پی سی سی سٹریٹ

۳۵۔ تعمیر نالیاں ٹکری فتح جان سٹریٹ سر کی گل آباد نزد حاجی عارف خان غفار خان ۸۸۳۸۶ روپے لاکھ

۳۶۔ تعمیر روڈ شفیع کالونی سریاب روڈ خلیل بلڈرز ۲۳۰۶۵۰ روپے

۳۷۔ تعمیر دیوار برائے نالہ پی سی سی سٹریٹ نصیر آباد باز محمد ۸۱۵۲۲ روپے

روڈ بالائی حصہ

۳۸۔ تعمیر روڈ ارباب ٹاؤن حاجی اسماعیل روڈ حقدار خان ۶۳۷۵۳ روپے

۳۹۔ تعمیر روڈ جتوئی محلہ سر کی کلاں میراجان ۱۵۵۰۰۰

۵۰۔ تعمیر نالہ کلی نبی آباد نزد ایری کمیشن کالونی سریاب روڈ محمد یوسف ۱۱۵۹۳۰ روپے

اینڈ عبدالحق مینگل

۵۱۔ امپرومنٹ آف روڈ نیو چلڈرن پارک سٹیٹ ٹاؤن زرین خان اینڈ کو ۳۱۶۳۰ روپے

۵۲۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ لنگ خلیفہ عبدالرشید روڈ نیاز محمد خان ۱۰۰۰۰۰ روپے

۵۳۔ تعمیر روڈ سراج سٹریٹ کلی روڈ کاریز سریاب روڈ حاجی سدو خان ۲۸۰۰۰۰

اینڈ سز

۵۴۔ تعمیر نالیاں مین گل آباد زرغون روڈ سر کی گل آباد پاپو خان صالح محمد ۱۰۶۰۰۰ روپے

۵۵۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ / ڈرین پائینڈ خان سٹریٹ بلوچی سٹریٹ کامران ۸۷۶۷۳ روپے

روپے

۵۶۔ تعمیر روڈ تاج محمد سٹریٹ بیروٹی روڈ ملک منظور احمد ۷۹۳۰۸ روپے

۵۷۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ / ڈرین کلی خیر آباد النصیر کنٹرکشن کمپنی ۳۳۶۱۲ روپے

۵۸۔ تعمیر سلیب برائے نالہ پیر محمد احمد شاہ ۹۳۵۵۸ روپے

۵۹۔ تعمیر نالیاں نبی بخش ریسائی سٹریٹ / مسجد شریف / بسم اللہ ۲۵۸۸۳ روپے

سندھی سٹریٹ

۶۰۔ تعمیر روڈ فلہیر سٹریٹ کلی سبزل عبدالحمید مینگل ۳۶۳۹۸۲ روپے

۶۱۔ تعمیر نالہ سردار عیسیٰ خان روڈ ملحقہ کینٹ ایریا احمد جان اینڈ بڈ اورز ۲۵۔۳۲۵ روپے

۶۲۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ حفاظتی دیوار جامع ہائی اسکول ایچ کے نیازی ۲۷۳۱۔۷۲ روپے

مسجد جیل روڈ

۶۳۔ تعمیر نالیاں کلی رجب سبزل روڈ عبدالحمید مینگل ۲۸۰۲۵ روپے

۶۴۔ تعمیری روڈ کلی عالم آباد بیک سائینڈ نیو سبزی مارکیٹ عبدالعزیز ۲۶۳۹۰۲ روپے

۶۵۔ تعمیر نالیاں وردگ کالونی نزد لیبر کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن فاروق خان اینڈ کو ۶۹۲۳۹ روپے

۶۶۔ تعمیر روڈ میر غلام رسول محمد شمس روڈ کلی مصطفیٰ آباد انصیر کنٹر کنشن کمپنی ۷۷۷۷۷۷۷ روپے

روپے

۶۷۔ تعمیر روڈ پی سی سی سٹریٹ پشتون آباد حاجی شراب خان ۷۷۷۷۷۷۷ روپے

۶۸۔ تعمیر روڈ کرن گزٹ اسکول میں سٹریٹ لنک کلی مصطفیٰ آباد چاکر خان اینڈ کمپنی ۳۰۳۰۰۰۰ روپے

۶۹۔ تعمیر پی سی سی سٹریٹ خالد حیدری روڈ بالائی حصہ ایم عثمان ۳۳۰۹۹ روپے

۷۰۔ تعمیر ریسائی سٹریٹ کانسی روڈ محمد اقبال ملہجوئی ۱۲۵۳۳ روپے

۷۱۔ تعمیر روڈ کلی ظاہر آباد نیو نیچاری جلال الدین اینڈ سنز ۱۸۹۹۸۵ روپے

۷۲۔ تعمیر روڈ ٹیوب ویل سٹریٹ ریسائی روڈ انصیر کنٹر کنشن کمپنی ۱۵۸۳۰۹ روپے

۷۳۔ تعمیر روڈ مری سٹریٹ لنک سریاب روڈ مرزا محمد حسین ۱۲۰۰۰۰ روپے

۷۴۔ تعمیر روڈ محمد انور سٹریٹ نیو کلی احمد خان زئی مرزا محمد حسین ۸۵۰۰۰ روپے

۷۵۔ تعمیر روڈ کلی قمبرانی II کلی سوہاب / عبدالرؤف سٹریٹ / شہروز اینڈ بڈ اورز ۲۲۳۰۳۹ روپے

روپے

نور احمد سٹریٹ وغیرہ

۷۶۔ تعمیر روڈ عثمان غنی ٹاؤن لنک جان محمد روڈ جلال الدین اینڈ سنز ۵۰۰۰ روپے

۷۷۔ تعمیر روڈ پشتون آباد نصر اللہ خان ۱۳۱۶ روپے

۷۸۔ تعمیر روڈ کوچہ قبرستان اربک کرم خان روڈ محمد ادریس اینڈ ۷۵۰۸ روپے

۷۹۔ تعمیر پی سی سی اسٹریٹ رڈز میں بلوچ کالونی محمد عمران ۰۵۰۰۰ روپے

نکری غلام حذراز بک بازار

۸۰۔ تعمیر تالیاں کلی بلال آباد ہدہ محمد حنیف ۷۹۶۸۵ روپے

۸۱۔ تعمیر روڈ کلی پابند خان مین روڈ سیف اللہ اینڈ سنز ۲۵۳۳۳۹ روپے

۸۲۔ تعمیر تالیاں کلی شاہو سیف اللہ اینڈ سنز ۱۱۶۲۰۳ روپے

۸۳۔ تعمیر اینڈ ٹی ٹریڈنگ بلاک نمبر ۵۳۱ سٹیلٹ ٹاؤن صاحب برادرز ۲۵۰۰۶۶ روپے

۸۴۔ تعمیر ٹی اینڈ ٹی ٹریڈنگ حق آباد غریب آباد سریاب روڈ صاحب برادرز ۲۰۰۱۳۸ روپے

۸۵۔ تعمیر روڈ در محمد روڈ سٹریٹ کلی اسماعیل شہزاد کنٹرکشن کمپنی ۳۲۵۶۷ روپے

۸۶۔ تعمیر تالیاں پی سی سی سٹریٹ کلی ترخہ عظمت اینڈ برادرز ۲۹۲۵۳۱ روپے

کوئٹہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۸ء اختر حسین خان سیکرٹری بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب اسپیکر: صحیح ہے

سوال نمبر ۵۵۴

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال؟

پرنس موسیٰ جان: ضمنی سوال جناب یہ ہے کہ اتنے ٹھیکیداروں کے نام یہاں پہ دیئے

گئے ہیں جس طرح کہ میرے دوست نے پوچھا کیا یہ تھرڈ ٹینڈر ہوئے ہیں شاہ صاحب؟

جناب اسپیکر: جی جناب یہ کام جو دیئے گئے ہیں

پرنس موسیٰ جان: یہ ٹینڈر کے ذریعے ہوئے ہیں یہ اخبار میں ان کا نوٹس آیا ہے

جناب؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جی ہاں

جناب اسپیکر: یہ اخباروں میں آیا ہے اور کہتے ہیں کہ ٹینڈر کے ذریعے ہوئے ہیں؟

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: ٹینڈر کے ذریعے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جناب question hour is over اگر کوئی رخصت کی کی

درخواست ہو سیکرٹری صاحب پڑھ لیں۔

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) میر اسرار اللہ زہری صاحب وزیر بلدیات عملاً کرنے کے لئے سعودی عرب تشریف لے گئے ہیں اس لئے وہ ۲۸ دسمبر سے ۹ جنوری تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: جی

(سیکرٹری اسمبلی) سردار صالح محمد بھوتانی صاحب کراچی تشریف لے گئے ہیں اس لئے وہ ۲۸ دسمبر سے کم جنوری تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: چلئے

(سیکرٹری اسمبلی): بس دو ہی ہیں

جناب اسپیکر: اچھا۔ تحریک التواء۔ تحریک التواء نمبر ایک۔ عبدالرحیم خان صاحب۔

تحریک التواء۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ابھی یہ لائیں گے یا زیرو آور کے بعد

جناب اسپیکر: نہیں آگے آئے گا تحریک التواء کے بعد آتا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: بعد میں آئے گا؟

جناب اسپیکر: بعد میں آئے گا

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر و اسامی ڈی اے): یہ تحریک التواہ کی کاپیاں آج

ہمیں میا کی گئیں تھی پتہ نہیں کیوں؟

جناب اسپیکر: کیا میا نہیں کی گئیں؟

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر و اسامی ڈی اے): تحریک التواہ کی کاپیاں ہمارے

میز پر نہیں ہیں

جناب اسپیکر: ہاں ہوتا یوں ہے قاعدہ یہ ہے میں عرض کروں آپ سے قاعدہ یہ ہے کہ

محرک کو دی جاتی ہے اور کسی کو نہیں دی جاتی ہے صرف محرک ہی کو قواعد کے مطابق دی جاتی۔

بسم اللہ کاکڑ وزیر و اسامی ڈی اے): جناب اسپیکر ایک کاغذ ہے اگر کوئی مدد کی

ضرورت ہے تو ہم دیں گے باقی ممبران کو بھی حق ہے کہ ابھی وہ اس تحریک التواہ پہ

جناب اسپیکر: پڑھتے ہیں ابھی پڑھ گئے بتائیں گے آپ کو اس کا یہی طریقہ کار ہے قواعد

یہی کہتے ہیں۔

بسم اللہ کاکڑ وزیر و اسامی ڈی اے): سرور خان!

جناب اسپیکر: قواعد یہی کہتے ہیں جناب

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مال): جناب اسپیکر پہلے روایت یہ رہی ہے کہ

تمام ممبران کو تحریک التواہ کی کاپیاں دی جاتی تھیں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل درست ہے

وزیر مال: تو یہ ابھی روایت تبدیل ہو چکی ہے کیا بات ہے؟

جناب اسپیکر: نہیں روایت ایسا ہے

وزیر مال: اور خاص کر پھر میں وزیر قانون اور پارلیمانی امور بھی ہوں مجھے تو کوئی کاپی وقت پر نہیں ملتی ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں آپ کے پاس اب ہے

وزیر مال: سمجھ آیا

جناب اسپیکر: آپ کو دی گئی ہے

وزیر مال: نہ مجھے دی گئی ہے نہ کسی اور ممبر صاحب کو دی گئی ہے

جناب اسپیکر: آپ کو اور وزیر اعلیٰ صاحب کو اور محرک کو

وزیر مال: اگر آپ زیادہ یا کلکولیشن کرتے زیادہ کا بیاں نکال لیتے اس پر کتنا خرچہ آتا ہے

جناب اسپیکر: بیٹھ جائے بیٹھ جائے، بیٹھ جائے میں بتاتا ہوں ان کو۔ ٹھیک ہے اگر آپ

کہتے ہیں تو سب کو دی جائے گی۔

وزیر مال: یہ سب کو الگ الگ کاپیاں دی جانی چاہیے

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی ہو جائے گی سارے ہاؤس کو مل جائے گی۔

وزیر مال: Question Hour جو ہے

جناب اسپیکر: ملک صاحب ہو گئی بات مان لی آپ کی مان لی

وزیر مال: ایک عرض ہے جی کہ یہ سوالنامہ اور جوابات یہ تمام ممبروں کو گھر پر ایک دن پہلے

ملنی چاہئے تاکہ وہ پڑھ کے صبح اسمبلی میں تیار ہو کے آئیں

جناب اسپیکر: جوابات کی بات کرتے ہیں آپ

وزیر مال: یہ جو ہے ایک دن پہلے سب ممبران کو ملنی چاہئے لیکن یہاں یہ ہے کہ جب ہم

ٹیبیل پہ آتے ہیں بیٹھے ہیں

جناب اسپیکر: یہاں درست ہے آپ کی بات

وزیر مال: جی سوالنامہ جو ہے اگلے روز کا ایجنڈا ہوتا ہے اس کا تمام کاپیاں پہلے ایک دن اسمبلی

ممبران کو ملنی چمائے

جناب اسپیکر: دیکھئے آج کے جو سوالات ہیں

وزیر مال: ان کے گھروں پہ ملنا چاہئے

جناب اسپیکر: میری بات سنیں ناں آپ آج کے جو سوالات ہیں ان کے جوابات معزز

اراکین کو ۲۴ تاریخ کو ان کے گھروں پر لنکے پتوں پر پہنچا دیئے گئے تھے

وزیر مال: آج صبح اجلاس میں دیئے گئے ہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑو وزیر اسامی ڈی اے: اس میں اس طرح جیسے پہلے تھا کہ آئندہ

اجلاس کی جو کاروائی ہو آج کے اجلاس میں اگر دی جائے تو گھروں پہ تو عموماً وہ کہتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کبھی موصول نہیں ہوئی ہیں۔

**جناب اسپیکر:** آج اجلاس میں نہیں دیں گے قواعد کے مطابق دیکھیں ہم آپ کو گھروں پر دیتے ہیں ایسے ہوتا ہی نہیں ہے

**وزیر و اسائنڈ ڈی اے:** کسی کو موصول تو نہیں ہوا ہے

**جناب اسپیکر:** میں آپ سے ایک اور عرض کروں۔ کہ ہمیشہ یہ عبدالرحیم خان صاحب کو علم ہے کسی اور ساتھی کو بھی علم ہو گا ملک صاحب کو بھی علم ہے کہ سوالات نمیل کئے جاتے ہیں ٹھیک ہے جناب مگر یہاں پر ہم تین دن قبل آپ کو سمجھتے ہیں نمیل کئے جاتے ہیں جس دن سوالات آتے ہیں قواعد یہ کہتی ہے۔ مگر یہاں پر ہم روایاں تین دن قبل آپ کے پاس سمجھتے ہیں اور کبھی کبھی اگر نہیں ملتے جیسے کہ ملک صاحب فرما رہے ہیں نہیں ملتے ہیں تو اسکی وجہ بھی یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے ہمیں جو بات بروقت نہیں ملتے اسلئے ہوتا ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر ہاؤس یہ چاہتا ہے تو جیسے ہاؤس چاہے گا ویسے ہو گا انشاء اللہ ایسی کو بیبات نہیں ہے۔ تو اب یہ جو تحریک التواء یہ تحریک دوسری جو آتی ہیں کوئی بھی تحریک ہو گی چاہے استحقاق ہو وہ تمام ممبران حضرات کو انکی نمیل پر رکھ دی جائے گی۔ شکر یہ جی عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب تحریک التواء نمبر ایک۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** میں نے دو تحریک التواء اور پیش کئے تھے اور وہ

تحریک التواء جناب وہ آئے ہیں یعنی ہم ہاؤس میں پیش نہیں کریں گے میں request کروں گا وہ قواعد کے مطابق پیش کریں۔

**جناب اسپیکر:** تو ہاں کر رہے ہیں جی آپ آئیں ناں بسم اللہ کریں ایک اگر آج ایڈمٹ ہو جائے گی باقی ختم ہو گی نہیں ہوں گی دوسری آئے گی تیسری آئے گی تو وہ ہے تو قواعد ہیں بھائی

## تحریک التواء

عبدالرحیم خان مندوخیل :- ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ (۷۰) و (۷۱) کے تحت اس تحریک کانٹریس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی اہمیت کے فوری مسئلہ پر بحث کی جائے۔

یہ کہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ایک تاجر قاضی خان اور اسکے ساتھی محمد صادق زرین اور عبدالصمد، قلعہ عبداللہ سے کونٹریس آرہے تھے۔ یارولیویز چیک پوسٹ پر مذکورہ چیک پوسٹ کے لیویز جمعہ اور لیویز اہل کاروں نے ان چاروں کو ہنگامی لگا کر چار دن تک جس بجائیں رکھ کر غیر قانونی، ناجائز اور بالبحر رقم چھٹنے کی خاطر انہیں شدید زد و کوب کیا۔ اور ان کے خلاف بے بنیاد الزامات لگا کر ناجائز مقدمات دائر کر کے دھمکیاں دی گئیں۔ اس طرح آخر کار ان کے ایک دوست سے ناجائز غیر قانونی اور بالبحر (ساتھ ہزار) روپے چھین کر جس بجائیں رہا کیا۔

اس صوبے اور علاقے کے عوام میں یارولیویز چیک پوسٹ کے لیویز جمعہ اور لیویز اہل کاروں کے شاہراہ پر ڈاکہ زنی اور دیگر بدترین جرائم کے ارتکاب پر شدید غم و غصہ اور تشویش پایا جاتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** مشترکہ تحریک التواء یہ ہے کہ

۲۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ایک تاجر قاضی خان اور اسکے ساتھ محمد صادق زرین اور عبدالصمد قلعہ عبداللہ سے کونٹریس آرہے تھے یارولیویز چیک پوسٹ پر مذکورہ چیک پوسٹ کے لیویز اہل کاروں نے انہیں روک کر ان سے ناجائز اور غیر قانونی طور پر رقم طلب کی۔ جس سے ان کا مذکورہ لیویز اہل کاروں نے ان چاروں کو ہنگامی لگا کر چار دن تک جس بجائیں رکھ کر غیر قانونی ناجائز اور بالبحر رقم چھٹنے کی خاطر انہیں شدید زد و کوب کیا اور ان کے خلاف بے بنیاد الزامات لگا کر ناجائز مقدمات دائر کر کے دھمکیاں دی گئیں۔ اس طرح آخر کار ان کے ایک دوست ناجائز غیر قانونی اور بالبحر (ساتھ ہزار) روپے چھین کر جس بجائیں رہا کیا۔

اس صوبے اور علاقے کے عوام میں یارولیویز چیک پوسٹ کے لیویز جمعہ اور لیویز اہل کاروں کے شاہراہ

پر ڈاکہ زنی اور دیگر بدترین جرائم کے ارتکاب پر شدید غم و غصہ اور تشویش پایا جاتا ہے۔  
 جی عبدالرحیم خان صاحب اس کے admisibility پر یوں لیں۔

بسم اللہ خان کا کرٹوزیر محکمہ بنی سوا سائینڈنی ڈے اے: جناب اسپیکر  
 دیکھئے یہ ۲۴ اکتوبر کا واقعہ ہے جبکہ سیشن ۲۸ اکتوبر تک چلا تھا تو اس کو اسی سیشن میں پیش ہونا تھا  
 اس طرح تو نہیں ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل :- جناب والا یہ پریس میں یکم نومبر کو آیا اور اس کے  
 ساتھ پہلے سے بات یہ ہے کہ ۲۴ تاریخ کو جب اس شخص کو بالآخر جس بیجا میں رکھا گیا تو وہ چار دن  
 وہاں پڑا بعد میں ۲۸ یا ۲۹ تاریخ کو جب وہ رہا اور وہ اسمبلی آیا تو ۲۹ تاریخ کو اسمبلی کا آخری اجلاس  
 تھا۔ اس لئے یہ یکم نومبر کو پریس میں آیا۔ اور جناب والا پریس میں واضح ذکر ہے کہ باقاعدہ  
 صوبائی وزیر داخلہ چیف سیکرٹری سیکرٹری داخلہ کمشنر کوئٹہ اور ڈی سی پشین کو درخواست دی گئی یہ  
 ایک واضح کیس ہے جناب دلال یہاں قانون نافذ کرنے والے ادارے ان کے ڈیوٹی ہے کہ  
 لوگوں کا تحفظ کرے اور لیکن وہ اگر چھین پر بیٹھ کر لوگوں کو جس بیجا میں رکھیں اور پھر ان سے پیسہ  
 وصول کرے تو یہ جناب والا ہمارے صوبے اور گورنمنٹ کیلئے ایک بہت خطرناک عمل ہے اس  
 لئے کہ حکومت کے ادارے ایسا کر رہے ہیں اس پر ہاؤس میں بحث ہونی چاہئے تاکہ ہم پوری  
 طرح پر بات کر سکیں اور گورنمنٹ اس کا نوٹس لیکر ایسی کاموں کا تدارک کر سکیں اور اس شخص کو  
 compensate کر سکیں۔

ملک محمد سرور خان کا کرٹوزیر :- جناب اسپیکر جہاں تک تحریک التواء in order  
 ہونے کا تعلق ہے یہ تو out of order ہے اسمبلی کے قاعدے قواعد کے مطابق جہاں تک  
 واقعہ کا تعلق ہے تو میں جناب ممبر مذکور کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے خلاف انکو امر کرے  
 ملیں اور اگر یہ واقعہ ثابت ہو تو متعلقہ لوگوں کو وہاں سے نہ صرف ٹرانسفر کیا جائے گا بلکہ ان  
 کو سزا بھی دی جائیگی میں اس ہاؤس۔ فلور ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر یہ واقعہ سچ ثابت ہوا

جس طرح ممبر مذکورہ فرما رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ

next تحریک التواء نمبر ۲ جو ہے عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کا مشترکہ ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل :- ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجربہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ (۷۰) کے تحت اس تحریک کانٹنس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی معمول کاروائی روک کر اس عوامی اہمیت کے فوری مسئلہ پر بحث کے فوری مسئلہ پر بحث کی جائے کہ نارواڑ میں واقع ایم آکپنی کے کونڈ کے کان مین جب کاٹن کام کر رہے تھے تو کان میں اچانک آگ بھڑک اٹھی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چار کاٹن ہلاک ہو گئے اس حکومت اور کان مالکان کی طرف سے بالخصوص کونڈ کے کانوں میں سیٹھی کے ناقص انتظامات کے نتیجے میں بالخصوص ان چار کاٹھوں اور بالعموم اور بالعموم صرف ایک مختصر مدت میں کئی کان کٹوں کے ہلاکت اور تمام کاٹھوں کے زندگی کو درپیش ان فوری خطرات پر عوام شدید تشویش اور ردع ۴ مل پیدا ہوا ہے

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل: اسپیکر صاحب اگر کوئی oppose کرتا ہے

اگر اپوزیشن کرتا تو وہ ایڈمٹ ہے ہم بات کریں گے جناب اسپیکر۔ ٹریڈری اپوز کرتے ہیں؟

سعید احمد ہاشمی وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب اسپیکر ہم Admissibility اپوز کرتے ہیں ایسے اہم واقعہ نہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :- وزیر تحریک التواء کے قاعدے قواعد کے مطابق یہ نہیں کیونکہ یہ بہت پرانا واقعہ ہے اور انسانی جانوں کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر :- ٹھیک ہے بولیں جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل :- جناب والال ۲۵ نومبر کو پریس میں آیا اور یہ مشہور واقعہ ہے تمام دنیا جانتی ہے اور تمام پریس میں آیا ہے یہاں ہمارے لاکھوں کانگنی جناب والا ہمارے کونسلے کی ایک انڈسٹریز ہے اس کے بارے میں یعنی سیفٹی کے قواعد دنیا میں ہے سیفٹی کیلئے ان emplement کیا جاتا ہے تاکہ لاکھوں کے زندگی محفوظ ہو لیکن یہ ایک مسلسل عمل رہا ہے کہ کوئی سیفٹی کا انتظام لاکھوں کے لئے نہیں ہیں اور اس میں مرتے ہیں۔ اور ان کو نقصان ہوتا ہے مالی جسمانی اور اس میں صرف اس واقعہ کا ذکر ہے لیکن ساتھ ہی جناب والا اس سال کئی کانگن ایسے ہی مر چکے ہیں نقصان پہنچا ہے تو یہ ایک اہم مسئلہ لاکھوں لاکھوں کی زندگی کو مسلسل خطرہ ہے۔ اور اس میں یہ واقعہ ہو لہذا یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ اس پر واقعی یہاں ہاؤس بحث کیا جائے تاکہ ہاؤس کے ممبر ان اس میں اپنے تجاویز دے اور پھر اس کے بعد یہ ہمارے جو بھی مزدور ہے یعنی یہ کانگن اس کے علاوہ ہمارے انڈسٹری مزدور اور دوسرے ان کو کوئی تحفظ حاصل نہیں اور گورنمنٹ یہاں پر اپنی ریکارڈ پر لے آئیگی کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے کمپنیوں نے کیا کام کیا ہے پہلے سیفٹی کا کیا کام کیا ہے اور پھر سیفٹی کے بعد وہ کیا گارنٹی دیتے ہیں اور ساتھ ہی ان کو جو نقصان ملا ہے اس کی کیا وجہ ہے اس لئے میرا عرض یہ ہے کہ یہ admissable ہے یہ فوری نوعیت کا مسئلہ ہے کہ تحریک التواء کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فوری اہمیت کے عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے یا نہیں یہ ہے بنیادی چیز یہ ہے

جناب اسپیکر: کون صاحب جواب دیں گے

ملک محمد سرور خان کا کٹروزمیر: جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ یہ عوامی اہمیت کا عامل واقع تو ضرور ہے لیکن فوری اہمیت کا نہیں جہاں تک ہمارے معزز کن نے فرمایا کہ یہ معمول ہے کہ ہمارے کانوں میں اس طرح کے بہت سے واقعات ہوئے ہیں جو بہت بری بہت ہے میں صوبائی حکومت کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ ان واقعات کی تحقیقات کرائیں گے اور اگر یہ تحریک التواء پر زور دیتا ہے تو وہ اس دن جواب دے لاء اینڈ آرڈر پھوٹیشن کے لئے جو دن مقرر

کیا ہے اسی میں سارے تحریک التواء وغیرہ بحث کے لائے جائیں گے

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ زور نہیں دیتے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جیسے وزیر صاحب نے خود کہا کہ یہ معمول بن گیا یعنی معمول کے معنی یہ ہے کہ کارکنوں کے لاکھوں انسانوں کی زندگی خطرے میں ہیں اور کوئی تحفظ وہ نہیں دیتے یعنی مسئلہ اتنا سیریس ہے فوری اہمیت کا مسئلہ ہے عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے لوگوں کے جان کو خطرہ ہے۔

ملک سرور خان کا کٹروزیرو مال: انشاء اللہ ہم بھی اس میں سیریس ہے کیونکہ یہ کاہن سب کے ہیں جو محنت کرتے ہیں کام کرتے ہیں ان کا حق بنتا ہے اور ان کو معاوضہ بھی دینا چاہئے اور دینا ہوگا اور آئندہ کے لئے جو سیٹھی انتظامات ہے وہ بھی کریں گے ابھی ہمارے وزیر صاحب نے فرمایا کہ انکو آری رپورٹ بھی آپ کو بھجوائیں گے۔

میر فائق علی جمالی وزیر محنت افرادی قوت: کوشش کریں گے اسی رواییشن میں ہم آپ کو رپورٹ پیش کریں گے

عبدالرحیم خان مندوخیل: مہربانی ٹھیک ہے

جناب اسپیکر: مہربانی Next جی مشترکہ تحریک التواء ہے یہ بھی عبدالرحیم خان مندوخیل کی جانب سے اور سردار مصطفیٰ خان ترین۔ چیف جسٹس صاحب کے بارے میں ہے جی آپ پڑھ دیں۔

ملک سرور خان کا کٹرو صوبائی وزیر: پوائنٹ آف آرڈر کیا ایک ممبر روز میں ایک سے زیادہ تحریک التواء پیش کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: وہ تو اگر ایک ایڈمٹ ہو جائے۔ نہیں پیش کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے  
کہ دو پیش کرے دس پیش کرے

ملک سرور خان کا کڑ صوبائی وزیر: ایک ممبر روز میں ایک ہی تحریک التواء پیش  
کر سکتا ہے یہ اسمبلی کے قاعدے قواعد کے مطابق بھی ہے کہ روز میں ایک ہی تحریک التواء ہونا  
چاہئے اور اب ہم لوگوں نے ہاؤس کے فلور پر دو تحریک التواء کی یقین دہانی بھی کرا دی ہے اور یہ  
تو اس طرح سے

جناب اسپیکر: تحریک التواء کے نمبر پر کوئی پابندی نہیں ہے البتہ یہ قواعد کہتے ہیں کہ  
جب کوئی تحریک

ملک سرور خان کا کڑ صوبائی وزیر: اور دوسری بات یہ ہے کہ چیف جسٹس کا مسئلہ  
ہے یہ عدالت میں زیر غور ہے اس پر کیس چل رہا ہے لہذا میں کہتا ہوں کہ اس کو دوسرے روز کے  
لئے رکھے اور معزز رکن بھی اس معاملے کو سوچے یہ عدالت میں ہے یہ آل ریڈی زیر غور ہے  
جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں یہ میں نے جواب دینا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: میرا یہی عرض ہے کہ جناب والا کہ جس حد تک یعنی  
پوش کرنا ہے میں پیش کروں گا پھر آپ ان ایڈ مسلیسٹی پر اپنی دلیل دیں گے۔

جناب اسپیکر: چلیں جناب

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا راجح یہ  
۱۹۳۷ء کے قاعدہ نمبر ۷۰-۷۱ کے تحت اس تحریک کا ووٹ دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی  
معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی اہمیت کے فوری مسئلے پر بحث کی جائے یہ کہ جب صوبائی ہائی

کورٹ کے چیف جسٹس خاران کے دورے پر جا رہے تھے اور راستے میں نوشکی چیک پوسٹ پر ایف۔ سی کا ایک کرنل کیپٹن اور دیگر عملہ نے ان کو روک کر ان سے بد تمیزی کی اور کافی وقت روکے رکھا صوبائی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جیسا اہم آئینی اداروں کے خلاف اس سنگین اقدام پر صوبے کے عوام اور بالخصوص آئین کے تحت تشکیل شدہ صوبائی اداروں میں شدید تشویش اور رد عمل پیدا ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک یہ ہے

میر محمد عاصم کرد: جناب اسپیکر صاحب کوئی قلم پنسل وغیرہ ہمیشہ نہیں رکھتے ہیں

**جناب اسپیکر:** آپ تشریف رکھئے بات ہو چکی ہے اس پر آپ سے پہلے بات ہو چکی تھی اس کے بارے میں آئندہ رکھ دی جائیگی تشریف رکھئے بھٹ دینگے تو ہو گا سب کچھ انشاء اللہ بھٹ ملے گا سب کچھ کریگے وزیر اعلیٰ صاحب سے مل کر گزارش کرونگا آج ہی میں نے ان کی خدمت میں رپورٹ پیش کی ہے کہ جناب ہمیں بھٹ منظور کرے تاکہ ہم آپ کی سٹیشنری مکمل رکھ سکیں آج ہی میں نے چیف منسٹر صاحب کو بہر طور پر ایک ریکویسٹ کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک یہ ہے کہ جب صوبائی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس خاران کے دورے پر جا رہے تھے اور راستے میں نوشکی چیک پوسٹ پر ایف سی کا ایک کرنل کیپٹن اور دیگر عملہ نے ان کو روک کر ان سے بد تمیزی کی اور کافی وقت روکے رکھا صوبائی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جیسا اہم آئینی اداروں کے خلاف اس سنگین اقدام پر صوبے کے عوام اور بالخصوص آئین کے تحت تشکیل شدہ صوبائی اداروں میں شدید تشویش اور رد عمل پیدا ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** اس میں عرض کرنا چاہوں گا تحریک تو میں نے آپ کی پڑھ دی اس میں ہائی کورٹ نے Sowmtow ایکشن لے لیا ہے میں سمجھتا ہوں اس پر ہاؤس میں بات کرنا اس وقت موزوں نہیں ہو گا جب تک کہ ہائی کورٹ اپنا فیصلہ نہ کر لیں شکر یہ

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا بیجادی طور پر اس بات سے تو فی الحال اتفاق کرتے ہیں لیکن جناب والا یہ مسئلہ جتنا کٹس ہے چونکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو ان معنوں میں چیک کرنا ایک عام ایڈمنسٹریٹو

جناب اسپیکر: جب لاء اینڈ آرڈر پے بات ہوگی تو اس میں لائے چونکہ ہائی کورٹ نے Sowmotow ایکشن لے لیا ہے زیادہ میں نہیں چھوڑونگا اس پر بات کرنے کے لئے تھینک یو ویری میچ اس کو آپ لاء اینڈ آرڈر میں پٹھک لائیں

جناب اسپیکر: مشترکہ تحریک التواء نمبر ۵ یہ بھی عبدالرحیم مندوخل اور مصطفیٰ ترین کی ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۷۰-۷۱ کے تحت اس تحریک کانوٹس دیتے ہیں کہ معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک اس عوامی نوعیت کے فوری مسئلہ پر بحث کی جائے یہ کہ بروز جمعرات ۲۶ نومبر ۱۹۹۸ء کو صبح ایک بس مسافروں کو لے کر حرمزئی سے کویٹہ کے لئے روانہ ہوئی توجو نہی یہ اس بدوان اڈہ پہنچی تو چودہ مسلح افراد نے اس کو روکا اور اندھا ہند فائرنگ کر کے ناکارہ بنا دیا بعد ازاں مسلح افراد بس میں داخل ہوئے اور تمام مسافروں کو جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر ان سے لاکھوں روپے نقدی اور گھڑیاں چھین لیں اور عورتوں کی بے حرمتی کر کے طلائی اور دیگر زیورات چھین لئے اس سنگین واقعہ پر عوام نے شدید تشویش اور رد عمل پیدا ہوا۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۷۰-۷۱ کے تحت اس تحریک کانوٹس دیتے ہیں کہ معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی نوعیت کے فوری مسئلہ پر بحث کی جائے یہ کہ بروز جمعرات ۲۶ نومبر ۱۹۹۸ء کو صبح ایک بس مسافروں کو لے کر حرمزئی سے کویٹہ کے لئے روانہ ہوئی توجو نہی یہ بس بدوان اڈہ

پہنچی تو چودہ مسلح افراد نے اس بس کو روکا اور اندھا دھند فائرنگ کر کے ناکارہ بنا دیا بعد ازاں مسلح افراد بس میں داخل ہوئے اور تمام مسافروں کو جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر ان سے لاکھوں روپے کے نقدی اور گھڑیاں چھین لی اور عورتوں کی بے حرمتی کر کے طلائی اور دیگر زیورات چھین لئے اس سنگین واقعہ پر عوام نے شدید تشویش اور رد عمل پیدا ہوا۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی وزیر ملی اینڈ آر : جناب اسپیکر صاحب اس کی ایڈمبلی**

کو میں اپوز کرتا ہوں اور دھرنا ہو گا آپ نے گزارش کی جب ہم نے لاء اینڈ آرڈر کے لئے ایک دن مختص کر دیا تو روز اگر یہ تحریکیں آئیگی تو پھر لاء اینڈ آرڈر پریزیڈنٹ کس بات پر کرنا ہے یا تو اس دن کو ختم کر دیں روز یہ تحریکیں لائیں ہم اس کا جواب دیتے رہیں گے اور جس دن ہم لاء اینڈ آرڈر پر حٹ کریں گے اس دن یہ سب باتیں اس میں آجائیگی اس کو جواب بھی دے سکیں گے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اس میں مسئلہ ایڈمبلی** ٹی کا ہے یہ ایک اہم مسئلہ ہے جناب والا باقاعدہ ایک خاص واقعہ ہے جس میں لوگ لاء اینڈ آرڈر کی بات تو جزل ہے یہ ایک پارٹیکولر کیس ہے کہ باقاعدہ لوگ جمع ہوتے ہیں اور بس اڈے پر بس کو روکتے ہیں اور دن دھاڑے بس میں وہ ڈاکہ بھی ڈالتے ہیں اور لوگوں کی بے حرمتی بھی کرتے ہیں پیسہ بھی لے جاتے ہیں ایک تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ اس میں فریق ہے لیکن پھر بھی قانون بھی وہاں دیکھیں جناب والا فرق ہوتا ہے ایک ڈاکہ ہوتا ہے ایک فلا نا قسم کا ہے ایک فلا نا قسم کا ہے یہ ایک سوشل شکل کیس کا ہے۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر مواصلات و تعمیرات) : جناب اسپیکر پھر لائن**

اینڈ آرڈر کے دن ڈیکٹی پر پھر ہم بات نہیں کریں گے

**عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں نہیں ڈیکٹی پر آپ بات کریں گے لیکن اس کیس کو**

آپ ایڈمیٹ کریں جناب والا یہ باقاعدہ عیثیت تحریک التواء کے کہ یہ ایک اہم کیس ہے کہ یہ ہاؤس اس کانٹریس لے اور ابھی چند دن پہلے اس کے بعد وہی لوگ آئے جناب والا یہ مسئلہ

گورنمنٹ کے لئے ہے یہ گورنمنٹ کے ان معنوں میں کنفیڈنس کا مسئلہ کہ آپ کس طرح لوگوں کو تحفظ دے رہے ہیں وہ لوگ آئے اور حر مزئی کے باقاعدہ ٹرانسفار مروں کو اڑا دیا آپ یہ جو ہے یہ لائن اینڈ آرڈر میں خصوصی اہمیت کا کیس ہے اس طرح باقاعدہ روڈوں پر بسوں کو لوٹنا اور پھر اس طرح باقاعدہ گاؤں کے گاؤں کے ٹرانسفار مر کو یعنی ان کو ختم کرنا جلانا گولیس سے اس کو اڑانا تو یہ چیزیں جو ہیں یہ ایسی ہیں کہ خصوصی اس کانٹریس لینا چاہئے تھے تحریک التواء کے معنی یہ ہے کہ فوری عوامی اہمیت کا مسئلہ اس کانٹریس ہاؤس کو لینا چمائے اس لئے میں ریکوریٹ کرونگا کہ اس کو ایڈمٹ کیا اور یہ بات ہے کہ اس کو پھر وہ لائن اینڈ آرڈر والے کے پاس رکھنا ہے یا علیحدہ رکھنا ہے

جناب اسپیکر: ملک صاحب جی

ملک سرور خان کا کڑ (وزیر مال): جناب اسپیکر صاحب یہ میں فنی طور پر دیکھتی طور پر اس کو میں اپوز کر تا ہوں چونکہ یہ بہت پرانا واقعہ ہے اور آج کے اجلاس میں یہ پہلے ہی دن پیش ہو رہا ہے لہذا دیکھتی یہ ایڈمبل نہیں ہے یہ ان آرڈر نہیں ہے جہاں تک معزز رکن کا تعلق ہے حقیقت میں واقع ہوا ہے کرانے والے بھی یہ لوگ ہے اور پیش کرنے والے بھی یہ لوگ ہیں تو خدا ان کو ہدایت کریں

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں جناب

جناب اسپیکر: بھئی پلیزان کو بات ختم کرنے دیں۔ موسیٰ جان وہ بات ختم کیوں سر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں سر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں میری بات ضرور وہ سنے گا غلط بول رہے ہیں غلط بول رہے ہیں یار ہر بات آتا ہے جناب وہ اپوز کر تا ہے کہتے ہیں یہ پرانا کیس ہے یہ پرانا کیس ہے یہ پرانا کیس ہے کوئی نیا وہ بتائیں جناب ان کے لئے تو سب کچھ پرانا ہے یہ پرانا کر کے تو آدھ ملک چلا گیا مسلم لیگیوں کو وجہ سے جناب

جناب اسپیکر: نہیں یہ بات نہیں ہے جناب یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے نہیں نہیں

ملک سرور خان کا کڑ (وزیر مال): سر یہ بار بار مسلم لیگ لے رہا ہے  
(جناب اسپیکر کے حکم سے یہ الفاظ کاروائی سے حذف کر لئے گئے)۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں اس کو اتنا کونگا کہ سرور خان تمہارا دوسرا  
(شور)۔

پرنس موسیٰ جان: پ جناب ڈامبر کے لئے یہ لڑپڑاوار ہاشمی صاحب کا تو بہت مخالفت  
کیا انہوں نے کہ جناب ڈامبر مجھے دیا جائے

جناب اسپیکر: کے حکم سے کاروائی سے حذف کئے گئے ہیں۔

تو ڈامبر کے لئے خان صاحب کیا سے کیا کر سکتے ہیں۔

(شور)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا مسئلے کو لیتے ہیں۔ مسئلے کو لیتے ہیں آپ

چونکہ انہوں نے کافی وقت اپنے آپ کو وہاں اجاگر نہیں کیا تھا آپ اصل وجود کہ وہ ہے کیا انہوں  
نے کیا خبر آپ سوال یہ ہے جناب والا نمبر ایہ اتنا واقعہ یہ ۲۶ نومبر کا نمبر دوسری بات جناب والا  
ایہ جو وزیر صالح غلط بیانی کرتے ہیں گورنمنٹ نے یہ طریقہ نکالا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کیس ہے  
مزمان آپ جانتے ہیں اس پر کاروائی کریں اور یہ سورج کو انگلی سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں  
غلط بیانی کے کرنے والے یہ ہیں اگر ہم کرنے والا ہے ہیں ان لوگوں کو پکڑے پتہ لگ جائے گا کہ  
کون ان کی دفاع کر رہے ہیں اور کون اس پر ناراض ہوتے ہیں تو یہ غلط بیانی کرنا یہ پہلے بھی  
گورنمنٹ جعفر خان نے جب ہم نے یہاں کیس رکھا کہ کونسنہ کے ہسپتال میں جو یہ حملہ ہوا تو  
اس نے غلط بیانی کی کہ اس میں اور لوگ بھی انوال ہیں ہمیں یہاں واضح کرنا چاہتے ہیں جناب والا

کسی شخص کو ہر شخص قانون کا پابند ہے خواہ وہ میں ہوں خواہ وہ ایک دھاگہ بھی کسی کا اس صوبے میں خراب ہو اس کا اس کو سزا ملنا چھائے ہمارا کوئی آدمی اگر ہو نہیں نہیں جناب والا یہاں جو ہے غلط بیانی دروغ گوئی دروغ گوئیں سے اپنے غلط کام نہیں چھپا سکتے ہیں انہوں نے بھی دروغ گوئی کی ہے اور ان کے پہلے منٹ داخلہ نے بھی دروغ گوئی سے کام لیا سوال ہے ہم لوگ ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ ڈاکوؤں کو بھی پکڑو پولیس کی زیادتیوں کو بھی پکڑو لیویز کی زیادتیوں کو پکڑو اپنے کرپشن کو بھی ختم کرو اگر ہم میں کرپشن ہے بھی بالکل کو اوپنلی بات کریں بالکل کیس رکھو عدالت میں جاؤ اور ہم لوگ بالکل ڈیفنس کریں گے لیکن یہ باتیں دروغ گوئی اپنے غلط کام اپنے جرائم یہ جو ہے اپنے جرائم کو چھپانے کے لئے غلط بیانی سے کام نہیں لینا چھائے اس لئے جناب والا میں یہ عرض کرونگا کہ یہ کیس جو ہے یہ مکمل ایڈمیل کیس ہے اور اس کو باقاعدہ نوٹس لینا چاہئے اسمبلی کو

جناب اسپیکر: تشریف رکھئے تشریف رکھئے جی

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر ہال): جناب اسپیکر صاحب ۲۶ نومبر کا واقعہ ہے آج ۲۸ دسمبر ہے آپ خود سوچیں کہ ایک مہینہ دو دن ہو گئے ہیں۔ جناب اسپیکر اگر یہ ہمارے ممبر معزز رکن اسمبلی کے قاعدے اور قواعد نہیں پڑھتے ہیں اور یہ اپنے زور سے اور اپنے تقریروں جو ہے ہاؤس کو وہ کرتے ہیں تو یہ غلط بات ہے اسمبلی کے قاعدے اور قواعد کے مطابق آجائیں وہ ان بات ہوگی ہم بالکل مانیں گے ہم نے تو پہلے بھی کہا ہے کہ یہ غلط واقعہ ہوا ہے لوگوں نے کیا ہے جس نے بھی کیا ہے وہ مجھے ذاتی طور پر علم ہے لیکن یہ جو کرانے والے بھی یہ لوگ ہیں اور اس کے لئے بات کرنے والے بھی یہی لوگ ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس کو ایڈمٹ کرنا چاہئے تاکہ اس پر پوری طرح بحث ہو اور وہ تمام عناصر ہم ذرا ایکسپوز کریں کہ وہ کون ہیں۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں بیٹھے جناب آپ کی بات ہو چکی انہوں نے جواب دے دیا

آپ تشریف رکھیں جی مجھ کو کچھ بولنے دیجئے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر: ہمیں بھی کچھ ہم بھی اس کا

جناب اسپیکر: آپ بولیں گے کیا

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ہاں ہم بولیں گے جناب والا جیسے سردار خان کوئی ڈاکہ وغیرہ چور ڈاکو کا مسئلہ نہیں ہے یہ حقیقت میں اس کو لڑایا جا رہا ہے دو قبائل کو اور جو کہ ہمارے حلقے سے تعلق رکھتے ہیں خد وہاں گیا ہوں لوگوں سے ملا ہوں اس میں جناب والا سب سے پہلے تو بسم اللہ خان کا کرنے وہاں بلڈوزر کے گھنٹے دیئے اور وہ ایک نیا راستہ بنا رہا ہے جناب والا جو خاص چور اور ڈاکوؤں کے لئے بنایا جا رہا ہے اور یہ راستہ جو ہے آل ریڈی پنٹہ روڈ ہے اور جناب والا یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ زرعی ٹریکٹر اور بلڈوزر وہ روڈ کے حساب میں کیسے چل رہا ہے تو جناب والا اصلی بات یہ ہے کہ اس میں جمعیت سردار خان بسم اللہ خان یہ ملوث ہیں اگر آپ یقین کرتے ہیں میں محمد آغا کو اس فلور پر آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں اسپیکر آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں کل یا جو بھی اجلاس ہو جناب والا میں محمد آغا جس کے ٹرانسپارمر کو اڑایا گیا۔

جناب اسپیکر: یہ خان صاحب تحریک ہی نہیں آئی ہے۔ یہ ٹاپک نہیں ہے تحریک میں

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہی بات ہے جناب اسپیکر جس بس پر فائرنگ کی گئی ہے وہ محمد آغا کی ہے حرمزئی کا اور اس کے بعد اس کے درخت کاٹنے گئے اس کے ٹرانسپارمر اڑائے گئے ہیں میں اس آدمی کو فلور پر پیش کر سکتا ہوں کہ وہ یہ کہیں گے کہ اس میں سردار خان، جمعیت بسم اللہ خان یہ تینوں ملوث ہیں۔ جناب والا میں اس آدمی کو اس فلور میں پیش کر سکتا ہوں ہم یہ کہیں گے کہ اس میں سردار خان بسم اللہ جمعیت یہ تینوں ملوث ہیں یہ بات ہے جھوٹ نہیں ہے سردار خان نے سچ کہا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ان تینوں خا جھوٹ بولنا عادت ہو چکا ہے وہ بغیر جھوٹ کے سوا کہہ

بھی نہیں سکتے ہیں مولوی صاحب کو پتہ نہیں ہے کہ حرمزئی کہاں ہے ماما آغا کون ہے برست مارا گیا ہے اس کو کچھ پتہ نہیں ہے

جناب اسپیکر : مولانا اللہ داد خیر خواہ

مولانا اللہ داد خیر خواہ وزیر : جناب اسپیکر اس واقعے کے بارے میں مجھے تفصیل سے یہ بتایا گیا ہے کہا گیا ہے کہ اس کیس کو وزیر اعلیٰ کے پاس لے جائیں میں نے ان سے یہ وعدہ کیا تھا اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب یہاں نہیں تھے یہاں تک اس بات کا تعلق ہے جمعیت اس میں ملوث ہے جمعیت تو اس میں خود مظلوم بن چکا تھا اس نے استدعا کی کہ ہمارے ساتھیوں پر فائرنگ ہوئی اور یہ کہہ رہے ہیں اس میں جمعیت ملوث ہے ویسے اگر سان کو جمعیت کو چھڑنے کا شوق ہے تو کوئی اور راستہ لے لے۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین : وہ بھی آج کل آپ ویسے ڈنڈے اٹھا رہے ہیں لوگوں پر بد معاشی کر رہے ہیں وہ تو سب کو معلوم ہے بات یہ ہے کہ یہ میرا کیس ہے میں کمشنر اور پھین ڈی سی کا خاص کر شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس میں خود مداخلت کی اور جہاں قلعہ عبداللہ کا ڈی سی تھا وہ بے چارہ چن رہا تھا کہ ہمیں وزیر صاحب آرڈر دیتے ہیں ہم کہاں جائیں ڈی سی عبداللہ خان باربار کمشنر کے پاس کئی موقعوں پر آیا کہ وہ حاجی بہرام سے تنگ ہے یہ بعد کے مسئلے ہم اٹھائیں گے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر) : جناب والا یہ جھوٹ بول رہا ہے ہمیشہ ڈاکوؤں اور چوں کو انہوں نے سپورٹ کی ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین :- جناب ہم محمد آغا کو لائیں گے یہ ڈاکوؤں کا مسئلہ نہیں ہے اس کو اسمبلی میں پیش کیا جائے گا تاکہ اصلی اور نقلی چیز معلوم ہو جائے۔

جناب اسپیکر :- مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر :- جناب اس میں گذارش یہ کرنی ہے کہ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے اس میں کچھ لوگ گرفتار ہو چکے ہیں اور کچھ لوگوں کے خلاف کارروائی جاری ہے امید یہ ہے کہ وہ لوگ بھی گرفتار ہو جائیں گے کہ جو گرفتار ہیں وہ بھی معلوم ہے کہ وہ کون ہے کہاں سے ہے کدھر ہے اور باقی جو گرفتار ہو جائیں گے ان کا کھ پتہ چل جائے گا یہاں مزید حث کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جمعیت کے ہیں پختون خواہ کے ہیں یا فلاں کے ہیں یا فلاں کے ہیں یا سرور خان کا کڑ کے ہیں کس کے ہیں چوریا ڈاکو ہے ظالم ہے انہوں نے ظلم کیا ہوا ہے چاہے وہ کسی کا باپ نہ ہو صوبے کا وزیر اعلیٰ نہ ہو اور جس پارٹی کا بھی ہو اس میں کچھ لوگ میں نے گزارش کی کہ گرفتار ہیں اور کچھ کے پٹھے وارنٹ کے گرفتاری جاری ہیں اور بلڈوزر چلانے کے لئے جو ساتھیوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ آپ سمیں لڑ پڑے بلڈوزر چلانے کے لئے جو ساتھیوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ آپس میں لڑ پڑے بلڈوزر کے تقسیم کا اصول سب کو معلوم ہے کہ ایک بلڈوزر وہ ہے جو زراعت کے لئے چلا رہے ہیں کہ اس کی فی گھنٹہ قیمت دو سو پچاس روپے ہے اور جو روڈ کے لئے ہے یا کوئی دوسرے کام لئے ہے وہ سات سو ہے۔

جناب اسپیکر :- بلڈوزر کا ذکر اس میں نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر :- بلڈوزر کا ذکر ہے یہ جو کہا گیا ہے کہ بسم اللہ خان کا کڑ نے جو بلڈوزر وہاں دیا تھا وہ ایگری کلچر کے لئے دیا تھا لیکن جب معاملہ بڑھ گیا تو کام رک گئے اب وہ کام رک گئے وہ کام نہیں ہو رہا ہے ایسا نہیں ہے لہذا میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمیشہ کے لئے چور کا معاملہ یا کوئی اور معاملہ جمعیت کے ساتھ ٹنچ نہ کریں یہ مناسب نہیں سمجھتا منسلت نہیں رکھتے ہیں ایک اور بات میں یہ واضح کر دوں گا کہ اگر واقعہ کسی اور کے ساتھ تو سب کو ملا کر یہ معاملہ چلا رہے ہیں تو شاید یہ مناسب نہیں ہو گا یہاں سرور خان اور دوسرے کی بات ہو گئی بسم اللہ

خان کسی دیگر کا ذکر آیا اس کی کیا ضرورت تھی تو میں سمجھتا ہوں ہمیشہ جس کے ساتھ بات ہو پیشک اس کے ساتھ بات کرے اور سیاسی بحث ہو تو اس طرح ہو روایت کے اندر ہو کچھ روایت کے اندر ایسا نہ ہو ہم اپنی روایت کو پامال کر کے خالاتی دائرے سے باہر چلے جائیں تاکہ وہ پھر ہمارے پلے ذاتی طور پر بھی مشکل ہو اور پارٹی کی بنیاد پر مشکل ہو اور جو یہ واقعہ ہوا ہے یہ چور ہے ظالم ہے ہم ملاکتے ہیں جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا میں خود گیا تھا سی ایم صاحب کو صورت حال بتائی اور موجودہ صورت حال یہ ہے کہ کچھ لوگ گرفتار ہے اور لائینڈ آرڈر کے لئے دن رکھا ہوا ہے اس میں سب تو سب کچھ آجائے گا اگر ہم یہاں سب کچھ ختم کریں گے کہاوت ہے کہ جب التجیات آپ نے کھڑے ہو کر پڑھ لیا تو بیٹھ کر کیا پڑھیں گے؟ تو میں سمجھتا ہوں اس دن سب کچھ آجائے گا۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین : جناب وزیر صاحب نے فرمایا کچھ گرفتار ہیں کچھ نہیں یہ غلط فہمی ہے وزیر صاحب کو شاید اس کا علم نہیں ہو گا۔ انہوں نے دو گرفتار کئے دو چھوڑ دئے اور اسی آدمی یہاں کوئٹہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر :- میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یہ بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے اور انہوں نے کہا کہ آپ اس کو پریس نہ کریں۔ سردار غلام مصطفیٰ ترین :- جناب انہوں نے جو کہا کہ روایت کے خلاف نہیں ہونا چاہئے بات یہ صحیح ہے ہم ایک موضوع لائے تھے جو تحریک التوا تھی ایک جرم کی نشاندہی کی تھی آپ کے مشن نے اس میں ناجائز الزامات لگائے ہم نے نہیں لگائے تمام ہاؤس ہے ہاؤس کے سامنے یہ بات یہ بات ان کو ایڈ میز بلڈی پر کرنی چاہے لیکن انہوں نے مولانا عبدالواسع وزیر :- جناب انہوں نے کہا کہ اس میں بسم اللہ اور دوسرے ملوث ہیں تو میرے خیال میں رحیم صاحب کے شان کے مناسب نہیں کہہ کے ہم نے الزام نہیں لگایا آپ نے کس سے پوچھا یہ بسم اللہ اور جو دوسرے پر الزام لگایا تھا آپ اس کا جواب دے سکتے تھے لیکن نہیں دیا ہے۔

سر دار غلام مصطفیٰ ترین :- بسم اللہ کا لکھا ہوا خط (مائیک ہند)

جناب اسپیکر :- بات ہو چکی اور میں نے سن لی۔ آپ بات سنیں ترین صاحب آپ تشریف رکھیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) :- جناب وہ میرا بار میرا ذکر کر رہے ہیں میں جواب دے دوں یہ بات ویسے میرے حلقے کی ہے میرا کیس ہے۔

جناب اسپیکر :- اس کا اس کوئی تعلق نہیں ہے ہم نے بات صرف تحریک پر کرنی ہے کیا آپ پر یس کرنا چاہتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل :- ہم پر یس کرنا چاہتے ہیں اس کو مشترکہ طور پر سب ایڈمٹ کر لیں جائے اس کے ہم اس کو ہاؤس میں پیش کریں اور متفقہ طور پر ایڈمٹ کیا جائے اس کو اتفاق سے ایڈمٹ کیا جاسکتا ہے۔

تاریخ اجلاس ۲۸، ۱۲، ۹۸ وقت اجلاس (۱: ۵)

جناب اسپیکر :- سنیں عبدالرحیم خان مندوخیل قواعد کے مطابق اگر آپ پر یس کرتے ہیں تو تب میں رائے لوں گا اگر آپ پر یس نہیں کرتے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل :- نہیں اگر وہ Admit کرتے ہے ہم تو پر یس کر رہے ہیں لیکن اگر وہ Admit کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- میں نے آپ دونوں کی بات بڑی واضح اور پرسن لی بلکہ ہم اپنے مقصد سے سے اور مدعا سے ہٹ کر ہم نے باتیں کی ہیں میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ چار جنوری ننانوے کو امن و امان پر بحث ہو رہی ہے میری بات سننے تشریف رکھیں میں آپ سے re-

quest کرنا چاہتا ہوں میری بات سنے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل :- House With due respect کے سامنے رکھ لے ہاؤس کے سامنے چونکہ یہ مسئلہ ہے اس کو باقاعدہ ہاؤس کے سامنے رکھے کہ وہ admit کرتے ہے۔

جناب اسپیکر :- عبدالرحیم خان میری بات کو مکمل کرنے دیں چونکہ چار جنوری کو میری بات سنے تو جناب آپ باتیں کرتے ہیں لوگ کم از کم چئیر مین کی بات سنے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل :- with due respect جناب والا آپ کا بیوا احترام ہم کرتے ہیں ہم لیکن طریقہ یہ ہے کہ اسکو ہاؤس میں ابھی آپ لائیں۔

جناب اسپیکر :- وہ تو میرا ہے نہ جی ہاؤس میں لانا میرا کام ہے آپ مجھے تو نہیں کہا ہے نہ

عبدالرحیم خان مندوخیل :- میں آپ سے پوچھوں گا کہ یہ in order ہے یا نہیں سوال یہ ہے اگر in order ہے تو ہاؤس کے سامنے رکھیں۔

جناب اسپیکر :- میں یہ عرض کر رہا تھا آپ سے باتیں سن کر حکومتی اراکین کے وزیر

صاحبان کی میں نے آپ سے request کی ہے محرمین دونوں سے کہ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ کیا چار جنوری کو جی ہمارا امن و امان پر بحث ہو رہی ہے اس کو اس پل لایا جائیں اس پہ بحث کی جائیں اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں اس پہ میں رائے شامری کرانا ہوں جو اسکے حق میں ہے تحریک کے وہ کھڑے ہو جائے آٹھ ممبران نہیں لہذا یہ تحریک التوا ساقط ہوئی گئی ہے چلئے جی اب میں ایک عرض کرنا چاہوں گا زبرد آور ۴ کے بارے میں کہ پچھلے اجلاس میں معزز اراکین نے جس میں محترم ملک سرد خان کا کڑے بڑا واضح طور پر ارشاد اسمبلی پیشی تھی تو شروع کے دنوں میں ہی یہ بات رکھی گئی تھی اور اس وقت اس طرح جو صاحبان تشریف فرما ہے اس طرح تشریف رکھیں

تھے آپ سب صاحبان نے اس پہ کہا تھا کہ ہاں زیرو آور ہونا چاہئے۔ اور تاکہ ہم ان پوائنٹ آف آرڈر سے بچ سکے ہر شخص پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑا ہو کر بات نہ کریں اور اپنی بات ایک وقت میں ایک صاحب کچی بات کریں تو متفقہ رائے سے تمام معزز اراکین کی متفقہ رائے سے سارے ہاؤس کی متفقہ رائے سے یہ طے ہوئے تھا کہ آئندہ زیرو آف آور ہم رکھیں گے اور اس پر اپنے مقصد کی بات کریں گے تو اس پر ہم ڈیڑھ سال سے اس پر عمل پیرا تھے اور اگر اب بھی شامری کرینگے اور اگر اس کے حق میں کہ لوگ کہیں گے کہ نہیں تو پھر آئندہ زیرو آور نہیں ہوگا مگر اس کا جو مقصد تھا اسکے جو مدعا تھا وہ صرف یہی تھا کہ ہم اپنے اسمبلی کی کارروائی کو order of the day کو صحیح طریقے سے چالائے تاکہ اس میں مداخلت نہ ہو اور جو بات کہنے والی ہو وہ اس وقت کے دوران جس کو ہم زیرو آف اوور کہتے ہیں اس میں کہی جائیں تو آج چونکہ انہوں نے رکھا ہوا ہے اگر اجازت ہو ہاؤس کی تو اس پہ بلا لاجائے آج اور اگر اس کے بعد آپ چاہتے ہیں تو آپ اس کو باقاعدہ move کریں میں نے آج وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں گزارش کی تھی میں نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں دونوں کے ہاؤس کی طرف سے تو مجھے اس پہ کوئی انکار نہیں ہے اگر دونوں طرف سے ہوتا ہے اور اگر نہیں تو پھر consensus ہوگا پھر سے بات آئی گی تو یہ جناب میری گزارش تھی اس پر میں آپ کی رائے لینا چاہوں گا جی on point of order۔

یہ ہے کہ جناب دلال کہ یہ زیرو آور ایسے ہی جنرل مختلف پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں ایک قاعدہ ایک precedent ایک پریکٹس یہاں پہ وہی بات آیا اور یہ ہمارے لئے بری دلچسپ بات ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب اسکے Mover تھے اور ان کے وہ تمام دلائل منتقلی انہوں نے اسکے حق میں دئے کہ اتنا ضروری ہے اور میں اگر اس کو اس طرح لو کہ مسلم لیگ پارٹی نے اب پ جب ایک اسٹیج پہ اس کی ضرورت ہے آپ کو تو پھر ہاؤس کو زیرو آور کی بات کرتے ہیں جب یہ زیرو آور جو ہے یعنی معنوں میں جمہوریت کرینگے جناب والا کہ اب اسکو زیرو آور کو بالکل رکھے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے ہم request کرینگے کہ اس میں آپ ممبرانی کریں یعنی اسکو withdraw کرنے کی تجویز نہ کریں اور اگر اپنے کرتا ہے تو پھر ہاؤس کا ایک

خاص دن رکھیں کہ اس میں ہم بھی آئیں آپ بھی آئیں ہم ہوا کرینگے۔

جناب اسپیکر :- شکر یہ جی مریا میں وزیر اعلیٰ صاحبے گزارش کرونگا کہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں

قائد ایوان :- جناب اسپیکر یہ بالکل درست ہے کہ اس وقت ہم اپوزیشن میں تھے اور آپ کے ساتھ چیمبر میں بات ہوئی تو آپ نے کہا ایک روایت ہے کہ ایسی شروع کرنے چاہئے کہ minimize کو point of orders کرنے کے لئے یہ کاروائی رواں رہ سکے اجلاس کی تو یہ زیر و آور لاء کی جس نے بات کرنی ہے وہ کر دیں نیت بہت اچھی تھی وقت بھی مقرر تھا ایک ممبر نے ایک نقطہ ایک وقت پر اٹھانا تھا اور آدھے گھنٹے تک یہ زیر و آور چلنا تھا اور اس کے بعد اختتام پذیر ہونا تھا لیکن یہ بالکل on record ہے طریقہ کار دیا ہے کہ ہم آدھے گھنٹے کو over shoot کر گئے ایک نقطے کو بھی over shoot کر گئے یہ صرف آپ کے نوٹس میں لارہا ہوں ایوان کے نوٹس میں کیونکہ سارے ایوان کو اعتماد لے کر آگے بڑھنا ہے اور fairness بھی یہی ہے جناب اسپیکر آپ نے نئے قوانین مرتب کر لئے بہت محنت کر کے سینٹ اور قومی اسمبلی کے لوگ یہاں منگوائے میری گزارش ہے کہ آپ وزیر قانون و پارلیمانی امور سے کوئٹا کہ آپ کے سات بیٹھ جائے اور فوراً اس نئے قوانین کو منظور کرانے کے لئے اسمبلی کے آپ ہمارے ہیں ایک کمیٹی form کریں اسی اجلاس کے دوران اور ان کو accept کرانے کہ ایک نیا ضابطہ کیونکہ بہت over lapping تھی اور بہت چیزیں ایسی تھی جن کا کوئی definition نہیں اور ہو selient ہے بہت سے شقیں اسپیکر میں چاہتا ہوں کہ ان کو لائیں آپ اور اس طرح ایوان کو آگے بڑھائے لیکن زیر و آور اگر چاہتے ہے تو وہ ناظم دہی آدھا گھنٹہ free for all کی وہ اجازت نہیں دینی پارلیمانی آداب میں رہتے ہوئے اور ہماری اسمبلی کی روایت ہے کہ ہم اپنے آداب کو سامنے رکھیں اور ہماری جو روایت ہے وہ جمہوریت سے بہت پرانی ہے جمہوریت بعد میں آئی ہے بلوچستان کے ہم یہاں جتنے بھی دوست بیٹھ ہے ہماری بہت ہی اچھی روایتیں ہے ان کو بھی

سامنے رکھیں ہمیں آگے بڑھنا پڑے گا سب کچھ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ابھی آپ کو cur  
 tiollanof the house سمجھتے ہوئے آپ پر فیصلہ چھوڑتا ہوں کہ یہ چیزیں آپ کے  
 سامنے ہیں اب عرض کرتا ہے جناب اسپیکر

**جناب اسپیکر:** بہت شکریہ جی بڑی مہربانی میں مذید کچھ یہ عرض کرنا چاہوں گا یہ درست  
 ہے کہ ہماری اسمبلی کے قواعد جو کہ ہم اسمبلی چلا رہے ہیں ان قواعد کے تحت یقیناً ان میں over  
 lapping تھی ہے کئی قواعد ایک قاعدہ دوسرے قاعدے سے متصادم تھا تو ضرورت محسوس  
 کی گئی اور آپ صاحبان سے فرد افراد میں پوچھا اور میں نے اس پہ مسلسل ایک سال محنت کی اور  
 چئیرمین سینٹ صاحب کی خدمت میں گزارش کی اور چئیر میں سینٹ سے گزارش کی اور نیشنل  
 اسمبلی کو گزارش کی اور ان سے ماہرین کو یہاں بلاتا رہا وہ یہاں پر آتے رہے پندرہ پندرہ تیس تیس  
 دن ہم یہاں بیٹھ کر قواعد کو دیکھتے رہے جہاں پر ہم نے سمجھا کہ اسمبلی صحیح چلانے کے لئے ہم نے  
 ترمیم کرنی ہے اور وہ ترمیم ہم نے کتابچے کی صورت حال میں بنا لی ہے کتابت سے بھی آپکی ہے جیسا  
 کہ لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا میں اس کو مصلحتاً ہاؤس کی کمیٹی کے سپرد کروں گا اور اس کمیٹی  
 میں جناب وزیر پارلیمانی امور سے گزارش کروں گا وہ نہ صرف پارلیمانی امور ہیں وہ اس اسمبلی کے  
 کافی عرصہ تک اسپیکر بھی رہے ہیں تو ان کے تجربے سے ہم استفادہ بھی کرنا چاہئیں گے جو میں  
 نے رولز کی شکل بنائی ہے وہ حتمی نہیں ہے اس پر بحث دوبارہ ہو سکتی ہے میری گزارش یہ ہو گی  
 اس اجلاس میں ہم چاہیں گے کہ اس کو اس اجلاس میں ہی پیش کر دیں آپ کے توسط سے کمیٹی کو  
 ریفر کر دیں آپ کے توسط سے کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ کمیٹی بیٹھ کر پھر ہاؤس میں لائے اور پھر  
 اس پر ڈسکشن ہو اس کو حتمی شکل میں پاس کر کے اپنے نئے قواعد اسمبلی میں روشناس کرائیں اور  
 آپ کی رائے سے مشورے سے ہم یہ سب کریں گے چاہے آپ اس طرف تشریف فرما ہیں چاہے  
 اس طرف تشریف فرما ہیں ہم سب نے اس اسمبلی کی اس کاروائی کو نہایت احسن طریقے سے  
 خوش اسلوبی سے چلانا ہے یہ میں نے فرض اپنا سمجھا تھا جس کے لئے میں نے تھوڑی سی کاوش کی  
 تھی جہاں تک زبرد آور کا تعلق ہے میں ملک سرور خان کا کڑ سے اور دیگر حضرات سے یہی

گزارش کروں گا کہ اگر اجازت ہو تو ہم اس زیر و آور کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک نئے رولز آتے ہیں تو میں یہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک سوال کی اجازت دی جائے گی اور آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت ضائع نہیں کیا جائے گا اگر سب صاحبان میری گزارش سے اتفاق فرماتے ہیں تو ہم اس کو شروع کریں گے۔

**ملک محمد سرور خان وزیر قانون:** جناب والا میں یہ عرض کرنے والا تھا کہ جو بھی اسمبلی کے قواعد اور رولز کے مطابق جو چیز ہوتی ہے بہتر ہوتا ہے تو ٹھیک ہے جب تک نئے رولز نہیں آتے ہیں پہر یہ قواعد ضوابط کمیٹی کے سپرد کریں گے تو اس وقت تک آپ بے شک ہمارے چیف منسٹر کی اجازت سے شروع کریں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں ملک صاحب اس کی کتاب بن چکی ہے اور آپ سے میری گزارش یہ تھی کہ جب تک ہم اس کو حتمی شکل میں نہیں لاتے اس کی اجازت دے دیں۔ اس کے متعلق میں نے اس چیز پر بیٹھ کر آپ صاحبان سے وعدہ کیا ہے کہ ایک ممبر ایک وقت میں ایک مسئلے کی نشان دہی کرے گا اور کسی کو آدھے گھنٹے سے زیادہ ٹائم نہیں دیا جائے گا (باہم گفتگو)

**جناب اسپیکر:** زیر و آور عبدالرحیم مندوخیل

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا میں آپ کے توسط سے کابینہ اور چیف منسٹر کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اخبارات میں جنگ میں پچیس دسبر کو آیا ہے وہ ہمارے محدود اختیارات بھی سلب نہ کریں اور جناب والا یہ جو این ایف سی ایوارڈ کی میننگ میں جو ہمارے چیف منسٹر صاحب تشریف لے گئے تھے تو وہاں سے جو اخبارات میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک پرپوزل آیا ہے مثلاً سروسز پر ڈاکٹر انجینئر ان پر جو ٹیکسز ہونگے جو پروفیشنل ہیں اس کو کلکٹر سینٹرل سی بی آر کرے گی یہ جو ہے کہ صوبے کے جو اپنے ٹیکسز ہیں ہم پہلے سے فنانشل خود مختاری کی طرف جارہے ہیں اور یہ ہمارا ملک کا مطالبہ ہے کہ فنانشل اتانومی ہونی چاہئے ٹیکسز ہم چھ لہجیا کریں لیکن

وہ پہلے سے جو ٹیکسز لگے ہوئے تھے جو صوبائی پابند ہی ہے اور جو وہ صوبے میں ٹیکس لگائیں گے ان کا کلکشن سی ٹی آر کا پریوزل ہے سٹائیس و سمبر کے ڈائن بزنس ویک میں آپ پڑھ سکتے ہیں صوبائی ٹیکس کا وصولی اس کی تفصیلات پھر اس میں واضح آئی ہے اب جو ہمارے ڈویزیونل پول تھا اس میں جو ہمارا اپنا حق ہے اس میں کاہنہ والے دو سال سے رو رہے ہیں ایک سال تو یہ تھا کہ صوبے کو کوئی فنڈ ہی نہیں دیا گیا اور اب جو نیا سال ہے جس کے چیف منسٹر صاحب موجودہ ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں کہ دو ارب کئی کروڑ شارٹ فال ہے کیوں کہ اسلام آباد والے سی ٹی آر والے واہ کہتے ہیں کہ ٹیکسز ہم نے وصول نہیں کئے اسلئے ہم آپ کو نہیں دیں گے اب جو ہے پریوزل ہے ڈر ہے اور ہونا تو نہیں چاہتے تھا ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور ہمارے صوبے کی پارٹیاں بھی اس پر بہت کلیئر تھیں جو پریس سے بات ہو رہی ہے کہ وہاں پر راضی ہو رہے ہیں کیونکہ اوپر سے دباؤ ہے وہ لوگ طاقت ور ہیں بلیک میل کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں ڈر ہے کہ سر و سز پر وہ ٹیکس سی ٹی آر موصول کرے ہم توجہ دلاتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس کا نوٹس لیں ابھی سے ایسے کام کرنے سے روک دیں مہربانی شکر یہ

جناب اسپیکر: جی سردار غلام مصطفیٰ ترین

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب والا میں وزیر اعلیٰ کی توجہ اپنے حلقہ پشین ڈب روڈ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کونڈ سے سر خانوزئی تک سڑک اتنی خراب ہو چکی ہے ایک سال سے ہے اور اس وقت تک اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کا سوال بھی تھا

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: لیکن جناب اسی سوال سے اب تک وہاں ایک سال سے زیادہ اور اب دو سال پورے ہونے والے ہیں آج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے ہم نے بار بار اس اسمبلی میں یہ گزارش کی ہے اپنے وزیر اعلیٰ سے کہتا ہے کہ پشین زرعی لحاظ سے ایک

بڑا علاقہ ہے ضلع پشین جہاں کافی زراعت ہے اور روڈ اتنا کارہ ہو چکا ہے کہ اس پر میرا خیال ہے سبزی پھانسی کوئی اور فروٹ اس کے کرائے بھی ڈبل ہو رہے ہیں ایک طرف زمیندار کو نقصان ہو رہا ہے ایک دودفعہ وہاں ہڑتالیں ہو چکی ہیں لیکن اس کے باوجود اس پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے زمینداروں کا برا حال ہے ان کا مال خراب ہو رہا ہے ٹرک نہیں ملتے اور وہاں ٹرک جا بھی نہیں سکتا ہے دوسرا یہ ہے کہ اگر سیدھا روڈ ہو تو وہ پانچ ہزار روپے مانتے ہیں لیکن اس وقت اٹھارہ ہزار روپے خالی ملک یار۔ یا کمالٹی یا بابا تک وہ مانگ رہے ہیں لوگ بے چارے بہت تنگ ہو چکے ہیں اس خاص توجہ دی فوری توجہ دے کر اس پر کام شروع کروائیں۔

جناب اسپیکر: شکر یہ پرنس موسیٰ جان صاحب

پرنس موسیٰ جان: جناب میں جان جمالی صاحب کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلاؤں گا اور ان کا شکریہ ادا کروں گا انہوں نے اس کا نوٹس بھی لیا ہے ہم نے اسمبلی میں احتجاج کیا تھا کہ ایجوکیشن میں جو نیچر بھرتی کئے گئے ہیں اس میں میرٹ کو نظر انداز کیا گیا ہے میں سیکرٹری تعلیم کو فون پر بھی یاد کرایا تھا باقی دوستوں نے بھی اس پر اعتراض کیا تھا میں ان کا مشکور ہوں کہ یہ انہوں نے کینسل کر دیا یہ ان سے درخواست ہے کہ مہربانی کر کے میرٹ کو نظر انداز کیا جائے جتنے ڈپٹی کمشنر ہیں ہمارے ضلعوں کے ان کو سونپا جائے میری تجویز ہے عوامی نمائندوں کو شامل کیا جائے جیسا کہ میرا علاقہ ہے فی این ایم ہے جمعیت ہے اس میں میری پارٹی ہے اور لوگ بھی ہونگے اگر اس کو میرٹ پر رکھا جائے تو اس میں نفی نہیں ہوگا اس میں ڈپٹی کمشنر یا اور ایجوکیشن آفیسر کو رکھیں یہ آسان ہے اس کو پتہ چل جاتا ہے ایک میرے حلقے سے نیچر ہے اس نے پورے پاکستان کو ٹاپ کیا ہوا ہے اس کو نظر انداز کیا گیا تو میں یہ وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا کہ جس طرح انہوں نے کینسل کر دئے مہربانی کر کے میرٹ کی بنیاد پر رکھے نفی نہیں ہوگا اب قلات ضلع میں کہاں کیہ لوگ آگئے اور ہر علاقے میں جناب یہ ہوا ہے اور ہمارے جناب بہرام خان اچکزئی صاحب نے بہت بڑا اعتراض بھی کیا تھا انہوں نے بہت لمبا چوڑا لیٹن بھی دیا تھا تو میں

تائید کرتا ہوں اور میں وزیر اعلیٰ صاحب کا مشکور ہوں کہ جمالی صاحب کا کہ انہوں نے اس چیز کا  
نوٹس لیا ہے

جناب اسپیکر: عاصم کرد صاحب

میر محمد عاصم کرد: جناب میں وزیر اعلیٰ کی توجہ ایک تحصیل حاجی شہر کی طرف دلانا چاہتا  
ہوں

اللہ داد خان خیر خواہ (وزیر): جناب اذان ہو چکی ہے نماز کا وقفہ دیا جائے اس کے  
بعد پھر کارروائی کو جاری رکھا جائے

میر محمد عاصم کرد: جناب بلان میں ایک تحصیل ہے حاجی شہر بھاگ نازی میں حالیہ چھ  
ماہ سے بالکل بارشیں نہیں ہوئی ہیں لوگوں کا واحد طریقہ کار پانی کا یہ تھا دریا نازی سے آتا تھا وہ چھ  
مہینے سے خشک ہے اور پینتالیس ہزار لوگ نقل مکانی کر گئے ہیں کیونکہ ان کو پینے کا پانی نہیں مل  
رہا ہے سی ایم صاحب سے گزارش ہے کہ اگر ڈی سی کو یا کشنز کو ہدایت دیا جائے یہاں پر جب تک  
دریائے نازی میں پانی آجائے وہاں پر ٹینکروں سے یا کسی دیگر طریقہ سے پینے کے پانی کا بندوبست  
کیا جائے کیونکہ لوگ وہاں سے نقل مکانی نہ کر سکیں۔ (باہم گفتگو)

میر محمد اسلم گچی: جناب اسپیکر گزشتہ اجلاس میں امریکن کمپنی فوربس کے خلاف یہاں  
ایک اہم قرارداد پاس کر چکے ہیں اپوزیشن اور حکومت دونوں طرف سے پیش کی گئی تھی لیکن ابھی  
تک اخباروں میں مختلف بیانات آرہے ہیں مثلاً ہمایوں اختر صاحب کہہ رہے ہیں کہ بالکل لکھ تک  
یہ ہے اور اس کو ابھی تک ہم نے کچھ نہیں کیا اور اس کا بہت فائدہ ہے حکومت نے اس کی  
منظوری دی ہوئی ہے اس کے علاوہ پھر اخبار میں ہے۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر): جناب اسپیکر یہ کیس کورٹ میں چل رہا ہے جو جس دن وائل

نے دائر کیا ہے جو گوار سے تعلق رکھتے ہیں یہ کورٹ میں کیس ہے

جناب اسپیکر: تو آج آپ کا مفصل بیان بھی تھا

میر محمد اسلم گچی: تو اس سلسلے میں میں گزارش کرتا ہوں کہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے کہ

قائد ایوان دفاق سے رجوع کریں کہ وہ اب تک اس کا کیا کر رہے ہیں

جناب اسپیکر: شکر یہ قائد ایوان اس کا جواب دیں گے

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): جناب والا اس کا جواب دوں گا کیونکہ نماز کا

وقفہ بھی قریب آنے والا ہے میں ممبران کا شکر گزار ہوں کہ جو آج زیر و آور کا مقصد تھا اس کے مطابق انہوں نے نکات اٹھائے ہیں ہر نکتے کا میں جواب دیتا چلوں گا۔

این ایف سی ایوارڈ کارجم مندوخیل صاحب نے ذکر کیا ہے کہ جو سروسز ہیں اس پر ٹیکس نکتہ جو وہاں اٹھا تھا کہ اگر سی بی آر کو اجازت دی جائے وہ ٹیکس اکٹھے کرے اور دونی صدوہ سروسز چارج کرے اور وہ ٹیکس جمع کر کے صوبائی حکومت کے پاس جمع کرادے یہ نکتہ تھا یہ ایوان کو اعتماد میں لے رہا ہوں اور ایوان کو پتہ ہونا چاہئے تو ہم نے ضرور کہا کہ آپ کی جو ٹیکس کلیئرسن ہے اس میں تو دو کروڑ پچاس لاکھ کا شارٹ فال ہے اس کی کارکردگی تو یہ ہے اور آپ کو جو بیجز ہے وہ ہمارے خیال میں ہم اس کی کارکردگی سے نالاں تھے اس لئے ان کو ہٹایا گیا ہے اور اس لئے نئی ٹیم لائی گئی ہے لیکن وہ سروسز چارجز ہم کلیئٹ کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے حوالے کرنا چاہتے ہیں نہ کہ ہم اپنے حوالے کرنا چاہتے ہیں یہ نکتہ تھا اس پر ایوان کو اعتماد میں لیتے ہوئے اور اپنی کابینہ کو اعتماد میں لیتے ہوئے کچھ کریں گے وہ سروسز چارجز سے تعلق تھا آپ کسی بینک میں بھی چلے جائیں وہ دونی صدوہ سروسز چارجز لیتے ہیں آپ کا کام کرنے کے لئے ہوتا ہے یہ نہیں ہے کہ وہ ٹوٹل جمع کر کے اپنے ہاتھ میں رکھیں گے یہ نہیں ہے ہمیں بھی پہلے یہ پوزیشن واضح نہیں کی گئی تھی اور یہ بات یہاں دہلی ہوئی تھی (مدخلت)

میں جناب ان نکات کی وضاحت کرتا جاتا ہوں اخبارات نے اس کو بالکل کوئی منفرد رنگ دیا ہوا ہے مصطفیٰ ترین صاحب نے جس روڈ کا ذکر کیا ہے وہ بالکل حقیقت ہے اسکے پیسے مختص ہوئے تھے کام پچھلے سال ہونا تھا نہیں ہوا تو وہ سعید احمد ہاشمی صاحب وزیر مواصلات کے ساتھ وہ مینٹنگ کریں وہ آپس میں جو فیصلہ کریں وہ ہوتا جائے گا و سائل کے حوالے سے بھی پیش رفت اور پراگرس کے حوالے سے بھی پرنس نے ایجوکیشن کے حوالے سے بات کی ہے بالکل درست ہے کمیٹی ٹھہادی گئی ہے ضلع کے جو پوسٹس ہیں حلقے کی جو پوسٹس ہیں وہ انہی حلقوں میں رہیں گے کہیں اور سے نہیں آئے گا لازمی انٹرویو ہوگا جیسا کہ یہ ترانوے میں سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا تھا انڈکشن کا انٹرویو کا اس پر عمل ہوگا۔ اور اس پر ہائی پاور کمیٹی ٹھہائی گئی ہے اس میں مولانا امیر زمان صاحب چیر کر رہے ہیں جو اقتدار میں پارٹیاں ہیں ان کے نمائندے ہیں اور بالکل کو یقین دلاتے ہیں کہ جو سارے حلقوں کے جہاز ہیں ہم ان کو تحفظ کریں گے۔ اس کے ساتھ فوربس کا سرسری ذکر کر رہا ہوں اس کا کیس ہائی کورٹ میں ہے کچھ کاغذات ہمارے پاس آئے ہیں وہ میں اکیون کی پر اپنی بنانا چاہتا ہوں جس کا جواب دیا گیا ہے یہ معاملہ زیر سماعت ہے لیکن دوستوں کو معلومات ہونا چاہئے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گا یہ میں فوٹو اسٹیٹ کرا کے آپ کے حوالے کروں گا مرنی گزارش ہوگی کہ یہ سارے ممبروں کو فوربس کے حوالے سے سارے ممبروں کو تقسیم کر دیئے جائیں اور جو ہمارے بلوچستانیوں نے کیس کیا ہوا ہے اور جو ہماری ریزرویشن ہے اس سے کسی صورت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اس پر اسٹینڈ لیا ہوا ہے اور انکار کیا ہوا ہے اور کہا ہے کہ یہ جو کچھ ہوا ہے درست نہیں ہے اس پر کچھ کنٹرانڈرسٹ نہیں کیونکہ یہ زیر سماعت معاملہ ہے ایک اور گزارش کرتا چلوں نہ مرنی عدم موجودگی میں جو این ایف سی ایوارڈ اور پرنس موسیٰ نے جو نکات اٹھائے وہ کچھ پٹ فیڈر کے پانی کے سلسلے میں تھے پرنس بھی جانتا ہے کہ میں ایک کینال ایریجیشن کے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں تو خدا کی قدرت اس سال پٹ فیڈر میں بہت اچھا پانی آیا۔ جس سے ٹوٹل شالی کی فصل ہوئی ٹیل کے علاقوں میں جہاں کہتے ہیں پانی پہنچنا مشکل ہے وہاں بھی چاول ہوا ہے ہمارے پاس پانی وافر ہے اس وقت بھی اور گندم بھی

لگائی ہے چار سو اٹھارہ آرڈی جہاں میر ظہور حسین خان کھوسو کا گاؤں ہے اس سے لے کر چار سو اٹھانوے آرڈی۔ ایک آرڈی میں اسی فٹ ہوتا ہے اس علاقے میں جتنا دافرپانی تھا جتنے لوگ تھے ان کو اجازت دے دی گئی کہ آپ کاشت کریں کیوں اگر وہ اس پانی کو اس ربيع کے مینن میں استعمال میں نہ لاتے جو دریائے سندھ سے پانی آتا ہے اس میں سلٹ کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے جو آٹھ ارب روپے اس پراجیکٹ پر وفاقی حکومت نے خرچ کئے ہیں جو اس کی لائف تھی وہ ختم ہو جاتی۔ اسکی وجہ سے اگر ہم پانی استعمال نہیں کریں گے تو یہ سلٹ بیٹھے گی مگر میوں میں پانی کی رفتار تیز ہوتی ہے اور سردیوں میں پانی کی رفتار کم ہوتی ہے کیونکہ وہ ڈیموں سے آرہا ہوتا ہے اس میں اتنی ولاٹی نہیں ہوتی یہ کچھ ایریجیشن سسٹم کی باتیں تھیں بتا رہا ہوں کہ جو کینال کے ہائیڈراکس ہوتے ہیں ان میں جب سلٹ پڑ جاتی ہے پہلے جب آپ چار ہزار لے رہے ہوتے ہیں تو اگلے سال وہ تین ہزار ہو جاتا ہے اس ایکشن سے جو ربيع چینل میاں نواز شریف نے منظور کیا ہے وہ رقم بھی اس کے لئے فراہم کر رہے ہیں جہاں پانی پہلے بیرون میں نہیں ہوتا تھا وہاں صرف جمالی قبائل نہیں ہیں وہاں کھوسہ ہیں بنگلہ دئی ہیں گورچانی سارے قبائل ہیں پہلے اس علاقے میں گندم کاشت کی جا رہی ہے اور وہاں جو لوگ بھی ہیں میں آپ کے توسط سے پرنس موسیٰ کو کتا چلوں کہ یہ وہ زمن ہے جس کا وہ ذکر کر رہے ہیں کہ ان کے والد نے میر احمد یار خان کو خدائے خود عدالت میں جا کر انہوں نے یہاں دیا اس کے لئے ہم آج تک شکر گزار ہیں پرنس ناراض رہیں یا خوش رہیں ہم ان کی عزت اسی وجہ سے ہر وقت کرتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر: ایک مسئلہ انہوں نے ڈھاڈر کا کہا تھا

قائد ایوان: جی ڈھاڈر کا یا حاجی شہر کا سارے ناڑی میں علاقہ خشک ہو گیا ہے آپ نینکر کے حوالے سے یا کسی اور طریقے سے جو مدد کرنا چاہیں آپ کے لئے حاضر ہیں کمشنر کو ایک اسپیشل ٹاسک دی جائے گا کیونکہ وہ ان کے پانی کا مسئلہ حل کریں یہ سارے ناڑی کا مسئلہ ہو گیا ہے اور لوگ نقل مکانی کر کے ضلع نصیر آباد میں آ رہے ہیں اور سندھ تک جا رہے ہیں اس سال بہت

مشکل حالات ہیں بہت بہت شکریہ

## سرکاری کارروائی

بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بہت سال ۱۹۸۹ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانے

جناب اسپیکر: اب میں صوبائی وزیر جناب سعید احمد ہاشمی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ پیش کریں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر): میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بہت سال ۱۹۹۷ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں

جناب اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی

جناب اسپیکر: بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ خضدار کے سنڈیکیٹ کے انتخاب کے لئے دو ممبران کی بہت تحریک پیش کریں

بسم اللہ خان کاکڑ وزیر: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ خضدار کے سنڈیکیٹ کی نمائندگی کے لئے درج ذیل ممبران کو منتخب کیا جائے

مولانا اللہ داد خیر خواہ صاحب

میر محمد اسلم گچی صاحب

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ خضدار کی سنڈیکیٹ کی دو نشستوں کی نمائندگی کے لئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا

جائے

مولانا اللہ داد خیر خواہ

میر محمد اسلم گچی

جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ وہاں فرمائیں جو اس کے مخالف ہیں وہ بند کہیں لہذا تحریک منظور  
ہونی

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کی کارروائی ۳۱ دسمبر ۱۹۹۸ء بوقت صبح گیارہ بجے تک کے لئے  
ملتوی کی جاتی ہے اسمبلی کی کارروائی ایک بج کر چالیس منٹ پر اکتیس دسمبر انیس سو اٹھانوے صبح  
گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی۔